بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ

شیوخ انصاریان

بازید پور ضلع غازی پور یوپی

وارثان

جدِ امجد - خواجہ سعد اللہ عرف

قاضی محمد یوسف ۱۵۵۶ء ۹۶۰ھ

یوسف پور - غازی پور یوپی ہند

۲۹ ویں پشت

حضرت ابو ایوب انصاری رض

مرتبہ ذریعہ شجرہ مصدقہ مہیا کردہ قرشیہ رجسٹ
غازی پور

ترتیب نو: از محمد جمیل انصاری بسم مشیر حیدر انصاری

مستوطن - لاہور - گلبرگ

پاکستان

یکم نومبر ۱۹۹۵ء مطابق ۱۴۱۶ھ

۷۸۶

شجرہ
شیوخ انصاریان

یوسفپور - محمد آباد - غازی پور

صاف کردہ :- علی اعجاز کلیم
چیئرمین حمیدیہ اورینٹل کالج غازیپور
بتاریخ ۲۳ فروری سنہ ۱۹۸۷ء

- حضور نبی کریم ؐ مکہ معظمہ میں ۱۳ سال قیام کے بعد ۶۲۲ء میں مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی۔ مدینہ میں آپ ؐ کا قیام ۱۰ سال رہا ۶۳۲ء میں وفات پائی

- حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے ۶۳۴ء تک کل ۲ سال حکومت کی

- حضرت عمر رضؓ نے ۶۴۴ء تک کل ۱۰ سال حکومت کرتے رہے

- حضرت عثمان غنی رضؓ ۶۵۶ء تک کل ۱۲ سال تک حکومت کی

اوس اور خزرج | عہد قدیم سے یثرب میں یہ دو قبائل آباد تھے۔ **خزرج** کے پانچ بیٹے تھے
جشم - عوف - حارث - عمر اور کعب - ان میں **عمر بن کعب** خاندان **نجار** کے مورث اعلیٰ تھے
اسی **خاندان نجار** کے ایک سردار **حضرت ابو ایوب خالد بن زید انصاری** تھے جن کو سرکار دو عالم کے
دست مبارک پر بیعت کا شرف بیعت عقبہ میں حاصل ہوا۔ نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی میزبانی کے
اعزاز سے بھی آپ سرفراز ہوئے۔ **حضور** کے دادا حضرت عبدالمطلب کا **ننھیال** بھی اسی خاندان میں تھا۔

حضرت عثمان غنی رض کے عہد خلافت میں قبیلہ انصار احنف بن قیس کی سرکردگی میں
خراسان آیا اور وہیں سکونت اختیار کرلی۔ اس جیش میں حضرت ابو ایوب رض کے صاحبزادے
منصور بن حضرت عبدالرحمن عرف محمد ایوب بھی تھے جن کی اولاد میں سے خواجہ مبین عرف منھن الملقب
عبدالحمید سعدالدین زین الدین نے اپنے برادر خواجہ قاضی سراج نجم الدین ہمراہ بادشاہ بابر
۱۵۲۶ء میں پانی پت آئے۔

خاندان انصار کی ایک شاخ عہد تغلق سے ہی سکٹ تحصیل شکوہ آباد میں آباد تھی۔ خواجہ
مبین عرف منھن کی شادی اسی خاندان کے ایک بزرگ شیخ منصور کی دختر سیدہ بی بی سے ہوئی جن کے بطن سے
انصاریان پانی پت کے جد اعلیٰ خواجہ حمید الدین سعد اللہ عرف قاضی یوسف تولد ہوئے۔

ملاحظہ ہو صفحہ - اپر شجرہ ہے

ہجرت کا سلسلہ مدینہ منورہ سے

- دور خلافت حضرت عثمان غنی رض ۶۵۵ء میں ہجرت کر کے خراسان پہنچے ۔ اسضار خاندان ۱۵۲۸ء تک یہاں مقیم رہے
- کل سال قیام تقریباً ۹۰۰ سال خراسان میں

- ظہیر الدین بابر کے ہمراہ یہ خاندان ۱۵۲۸ء میں ہندوستان میں ہجرت کی ۔ انصار خاندان ۱۹۵۰ء تک یہاں مقیم رہے
- کل سال قیام تقریباً ۴۰۰ سال ہندوستان میں

- پاکستان بن گیا تو یہ خاندان ۱۹۵۰ء میں ہجرت کر کے پاکستان آ گئے ۔ یہ خاندان انصار ۲۰۰۴ء یہاں مقیم رہے پھر
- کل سال قیام تقریباً ۵۴ سال پاکستان میں

- یہ خاندان ذکریا معہ بیوی اور دو اولاد کے کینیڈا ہجرت کر گئے ۔ کینیڈا میں ۲۰۰۴ء میں آ کر تا حال مقیم رہے

۱

قبیلۂ انصار

احنف بن قیس

عہد خلافت حضرت عثمان غنیؓ

|

آکر

خراسان میں آباد ہوئے

|

ہمراہ

ابو ایوبؓ کے صاحبزادہ

منصور مست عبدالرحمان عرف محمد ایوب

|

اولاد میں سے

خواجہ حسین عرف شمس الملقب ابوالحمید سعد الدین

|

ہمراہ

بادشاہ ظہیر الدین بابر

پانی پت میں آباد ہوئے

|

عہد تغلق سے خاندان انصار شکوہ آباد میں آباد تھے

شیخ منصور کی صاحبزادی سیدہ بی بی سے نکاح ہوا

|

انصاریان یوسف پور کے جد اعلیٰ خواجہ حمید الدین سعد اللہ عرف

قاضی یوسف پیدا ہوئے

ملاحظہ ہو صفحہ ۱۰ شجرہ ۷

— خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ بن عبد عوف (بعض کے نزدیک) بن عمرو بن خزرج بن غنم بن مالک ابن نجار بن عدی بن عمرو بن مالک بن تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن الخزرج برادر اوس ـــــ

طبقات ابن سعد میں حضرت ابو ایوب کا نسب نامہ حسب ذیل ہے۔

— خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ بن عبد عوف بن غنم بن مالک ابن نجار (ص ۴۹ ج ۳ قسم ۲) تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج (صفحہ ۴۸) ابن حارثہ الغطاریف بن عمرو فرلقیار بن عامر ماء السماء بن حارثہ الغطاریف بن امراء القیس بن ثعلبہ بن مازن بن ہود الازد وابن الغوث بن بنت بن مالک بن زید بن کہلان بن عیاعایر سعید نش بن لشجب ابن یوب الجرعف بن تغطلین قحطان) بن ثعلبہ بن عمرو فرلقیار ابن ماء السماء بن حارثہ الغطاریف بن امراء القیس بن ثعلبہ بن مازن بن ازد بن غوث بن نبت بن مالک بن زید بن کہلان بن سبا بن لشجب بن یعرب بن قحطان بن عامر بن شالح بن ارفخشذ بن سام بن نوح بن لمک بن متوشلح بن اخنوخ بن الیارد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام {سبائک الذھب فی انساب العرب}

— خزرجی — بدری — عقبی انصاری ہیں — اوائل میں اسلام لائے اور ۷۳ انصار کے ساتھ لیلۃ العقبہ میں بمقام منیٰ ہجرت سے دو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی پھر مدینہ واپس آئے اور یہاں اسلام کا اعلان کیا۔ انکی وجہ سے انکی بیوی ام ایوب بھی مسلمان ہوئیں۔ انکی کنیت ابو ایوب ہے اور اسی سے مشہور ہیں۔
— وہ ان صحابہ میں داخل ہیں جو کنیت سے روشناس ہوئے۔

— آپکی ماں کا نام ہند تھا۔ سلسلہ نسب یہ ہے۔ ہند بنت سعد بن قیس بن عمرو بن امرء القیس بن ثعلبہ بن خزرج بن حارث بن خزرج برادر اوس (اصابہ)

— لغات الحدیث انصاری میں لکھا ہے کہ انصار حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اور ان کا نسب نامہ یوں ہے۔ کہلان بن سبا بن یعرب بن یشجب بن نابت بن اسمٰعیل بن ابراہیم علیہ السلام یہ ایک غریب قول ہے۔
— علماء نے اسکی مخالفت نہیں کی۔ عام و خاص میں مشہور یہ ہے کہ انصار قحطان کی اولاد ہیں۔ طبقات میں آپکی والدہ کا نام زہرا لکھا ہے اور نسب نامہ یوں ہے۔ زہرا بنت سعد بن قیس بن عمرو بن امراء القیس بن مالک (ص ۴۹) الاغر بن بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن الخزرج۔ ص ۷۷

— ابن اسحٰق نے لکھا ہے کہ تبع جب مدینہ سے گزرا، اس کے ساتھ ۴۰۰ عالم بنو اسرائیل سے تھے۔ ان لوگوں نے عہد کیا کہ (تبع) مدینہ سے نہ جائیں گے۔ تبع نے سبب دریافت کیا تو ان لوگوں نے بتلایا کہ ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ مدینہ عرب کے پیغمبر جن کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ ہجرت گاہ ہے۔ یہاں کا قیام ہم کو اسلئے مرغوب ہے کہ شاید زیارت نصیب ہو اور ایمان لانے کی توفیق حاصل ہو۔ تبع نے تمام لوگوں کیلئے مکانات بنوا دئے اور شادیاں کر دیں اور انعامات دئے۔
اور ایک نامہ لکھا جسمیں اپنے مسلمان ہونے کا ذکر کیا تھا۔ اور اس نامہ میں یہ اشعار بھی تھے

شهدت على احمد انه — رسول الله باری النسم
فلو مد عمری الی عمره — لكنت وزيرا له وابن عم

(ترجمہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ احمد پروردگار عالم کے رسول ہیں۔ اگر میری عمر نے وفا کی اور ان کا زمانہ پایا تو ان کا وزیر ابن عم ہونگا۔ تبع نے یہ نامہ انکے سردار کو دیا اور کہا کہ اگر تم ان پیغمبر کا زمانہ پاؤ تو خود ورنہ تمہاری اولاد میں جو ان کا معاصر ہو ان تک اس نامہ کو پہونچا دے۔ ابو ایوب اسی سردار کی اولاد میں تھے اور یہ نامہ آپ کے پاس تھا۔

کتاب تذکرۃ الاکرام میں وفات ۳۰ سنہ ھ ہے

- حضرت ابو ایوب انصاری صحابی رسول اللہ صلعم - وفات ۴۸ سنہ ھ مقبرہ شہر استنبول نزدیک قلعہ
صفحہ ۱۳۶ کتاب فردوس حسینیہ بیرناوہ تحصیل سردھنہ ضلع میرٹھ - ۲۱ پشت کے واسطے سے
شاہوں تک اور شاہوں کا حضرت ابراہیم خلیل اللہ تک پہنچتا ہے - صفحہ ۱۲۱

ہجرت - صامت انصاری بعہد خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سر لشکر ہو کر واسطے فتح خراسان کے ۶۵۵ء
تعینات ہوئے - بعد فتح مع قبیلہ کے شہر ہرات محلہ گاذرگاہ میں قیام فرمایا - صفحہ ۱۳۷ کتاب مذکور -

- ابو منصور انصاری - صفحہ ۱۲۱ - تاریخ وفات ۳۰ سنہ ھ مقبرہ شہر بلخ نزدیک مقبرہ حمزہ عقیلی رحمۃ اللہ
صفحہ ۱۳۸ - ۱۳۹

- ابو اسمٰعیل خواجہ عبداللہ انصاری - ولادت آخر روز جمعہ دوئم ماہ شعبان ۳۹۶ سنہ ھ اور تاریخ وفات ۴۸۱ سنہ ھ
مزار شریف محلہ گاذرگاہ شہر ہرات صفحہ ۱۳۷

- جلال الدین - اس قدر عمر زیادہ پایا کہ انھوں نے شیخ بدرالدین صاحب ولایت کو ساتویں پشت میں دیکھا - صفحہ ۱۲۱
قبر موضع سرسل درگاہ پرگنہ بیرناوہ گزنال شمیر خانع قریب حوض دیمرم پال جانب جنوبی واقع ہے - آیات قرآنی کندہ ہیں -

- شرف الدین - مہتر حظیرہ قریب دیوار شمالی متصل احاطہ صاحب ولایت متصل نردبان زینہ چبوترہ برابر بلند ہے -

شیخ بدرالدین صاحب ولایت عمر ۱۲۰ سال تاریخ وفات ۲۵ شوال روز شنبہ ۷۸۸ سنہ ہجری صفحہ ۱۸۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحوالہ شجرہ ۱/الف

حضرت ابراہیم خلیل اللہ از تاریخ طبری ← تا حضرت ایوب انصاری (درج ہے)

۱- حضرت اسمٰعیل
۲- نبت
۳- تیمن
۴- ہمیلی
۵- قحطان
۶- ایوب
۷- یشجب
۸- سبا
۹- کہلان
۱۰- زید
۱۱- مالک
۱۲- نبت
۱۳- غوث
۱۴- ازد
۱۵- مازن
۱۶- ثعلبہ
۱۷- امراء القیس
۱۸- حارثہ
۱۹- عامر
۲۰- عمر
۲۱- ثعلبہ
۲۲- حارثہ
۲۳- حضرت خزرج (قبیلہ)
۲۴- عمرو
۲۵- ثعلبہ
۲۶- نجار * (خاندان)
۲۷- مالک
۲۸- غنم
۲۹- عوف
۳۰- عبد
۳۱- ثعلبہ
۳۲- طلب
۳۳- زید
۳۴- خالد (ابو ایوب انصاری) ....

* ۱- حضرت ابو ایوب انصاری صحابہ صلعم (قبیلہ بنو خزرج)
۲- ابو منصور انصاری (قبیلہ انصار کے ہمراہ خراسان ہجرت کیا)
۳- جعفر انصاری
۴- علی انصاری
۵- احمد انصاری
۶- محمد انصاری
۷- ابی معاذ انصاری
۸- ابی منصور انصاری
۹- شیخ الاسلام حضرت عبداللہ انصاری
(۱۰)- حضرت خواجہ محمد اسمٰعیل انصاری
۱۰- خواجہ محمد عبداللہ
۱۱- خواجہ احمد
۱۲- محمد (زاہد) دانشمند
۱۳- خواجہ جلال
۱۴- خواجہ علاء الدین در عہد سلطان غیاث الدین تغلق دہلی آئے
۱۵- علاء دانشمند
۱۶- خواجہ کافی
۱۷- حسن عبد
۱۸- جلال اللہ
۱۹- خواجہ یوسف
۲۰- خواجہ داؤد بغدادی
۲۱- برہان الدین
۲۲- خواجہ ناصر
۲۳- اشرف الدین
۲۴- نصیر الدین ملک العلماء
۲۵- خواجہ حسن

بحوالہ شجرہ ۱/ب

۲۶ ـ خواجہ محمد
۲۷ ـ خواجہ احمد
۲۸ ـ خواجہ بدرالدین
۲۹ ـ فریدالدین
۳۰ ـ خواجہ محمد
۳۱ ـ سعداللہ
۳۲ ـ حمیدالدین
۳۳ ـ قاضی شمس جن بنام قاضی تما در عہد بابر شاہ بود
۳۴ ـ قاضی یوسف در عہد اکبر شاہ بود

قاضی یوسف

۱ قاضی احمد
۲ قاضی جلال
۳ قاضی سعد اللہ
۴ قاضی یعقوب
۵ قاضی چاند
۶ قاضی بہاءالدین

۱ ـ مولوی عبدالحق
۲ ـ مولوی عبدالحلیم
۳ ـ مولانا امین اللہ
۴ ـ مولانا محمد اکبر
۵ ـ مولانا ابی الرحم
۶ ـ مولانا یعقوب
۷ ـ مولانا عبدالعزیز
۸ ـ مولانا احمد سعید و مولانا مولانا قطب الدین شہید سہارنی
۹ ـ مولانا عبدالحلیم
۱۰ ـ مولانا عبدالکریم
۱۱ ـ مولانا شیخ احمد
۱۲ ـ مولانا حافظ الدین محمد لاہوری
۱۳ ـ شیخ فضل اللہ
۱۴ ـ شیخ محی الدین
۱۵ ـ شیخ نظام الدین
۱۶ ـ شیخ علاء الدین قطب العالم ہروی
۱۷ ـ مولانا اسمٰعیل
۱۸ ـ مولانا اسحاق

۱۹ ـ مولانا داؤد
۲۰ ـ مولانا عزیزالدین
۲۱ ـ مولانا جمال الدین
۲۲ ـ خواجہ دوست محمد
۲۳ ـ خواجہ غیاث الدین
۲۴ ـ خواجہ محمد الدین
۲۵ ـ خواجہ حبیب اللہ
۲۶ ـ خواجہ شمس الدین
۲۷ ـ خواجہ جلال الدین
۲۸ ـ خواجہ ظہیرالدین
۲۹ ـ خواجہ سلطان محمد
۳۰ ـ خواجہ نظام الدین
۳۱ ـ خواجہ شہاب الدین محمود
۳۲ ـ ایوب
۳۳ ـ جابر
۳۴ ـ عبداللہ انصاری

۳۵ ـ ابی منصور محمد
۳۶ ـ ابی معاذ
۳۷ ـ محمد
۳۸ ـ احمد
۳۹ ـ علی
۴۰ ـ جعفر
۴۱ ـ منصور (قبیلہ انصار کے ساتھ خراسان ہجرت کی)
۴۲ ـ حضرت ابوایوب انصاری

بحواله شجره ۲

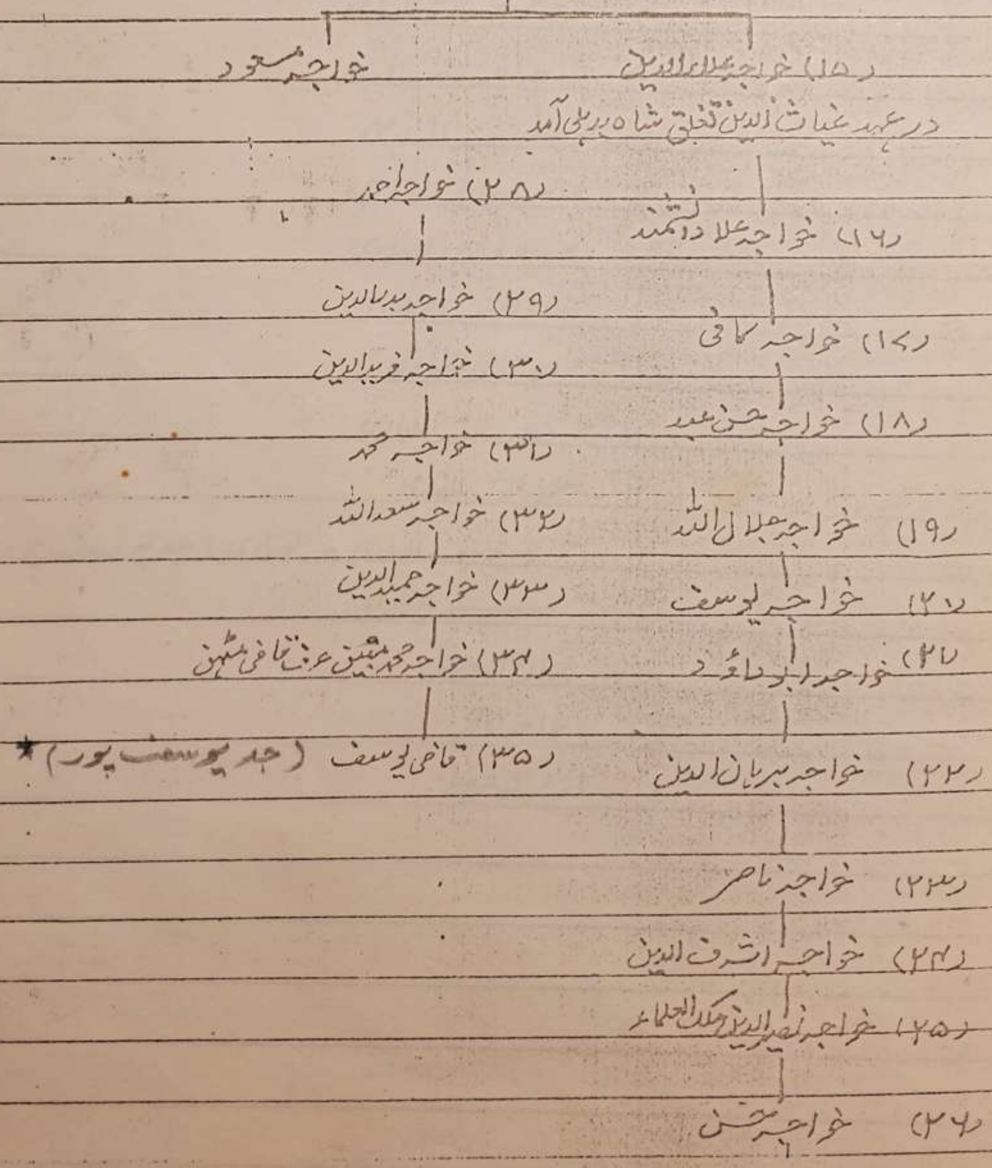
کرسی نامہ قوم شیوخ انصاریان سکنائے قاضی پور سراج عرف یوسف پور
پرگنہ محمد آباد پرہار باری سرکار غازی پور صوبہ الہ آباد

۱۰

(قبیلہ انصار کے ہمراہ خراسان ہجرت کیا)

- ۱ حضرت ابو ایوب انصاری — مورث اعلیٰ صحابی حضرت رسول اللہ صلعم
- ۲ ابو المنصور محمد انصاری
- ۳ خواجہ عبد اللہ انصاری
- ۴ خواجہ محمد عبد اللہ
- ۵ خواجہ احمد
- ۶ محمد دانشمند
- ۷ خواجہ جلال
- ۸ علاء الدین
- ۹ علاء دانشمند
- ۱۰ خواجہ باقی انصاری
- ۱۱ حسن عباد
- ۱۲ جلال اللہ
- ۱۳ خواجہ یوسف
- ۱۴ دمود لعادلوی
- ۱۵ برہان الدین
- ۱۶ خواجہ ناظر
- ۱۷ اشرف الدین
- ۱۸ نصیر الدین ملک العلماء
- ۱۹ خواجہ حسن
- ۲۰ خواجہ محمد
- ۲۱ خواجہ احمد
- ۲۲ خواجہ بدر الدین
- ۲۳ فرید الدین
- ۲۴ خواجہ محمد
- ۲۵ سعد اللہ
- ۲۶ حمید الدین
- ۲۷ حاجی کامل
- ۲۸ قاضی منٹھن
- ۲۹ قاضی یوسف *

(۱) حضرت ابو ایوب انصاری صحابی رسول اللہ
(۲) ابو منصور انصاری (قبیلہ انصار کے ہمراہ خراسان ہجرت کیا) . بحوالہ شجرہ ۳
(۳) جعفر انصاری
(۴) علی انصاری
(۵) احمد انصاری
(۶) محمد انصاری
(۷) ابی معاذ انصاری
(۸) مت اللہ انصاری
(۹) ابی منصور انصاری
(۱۰) حضرت شیخ الاسلام ابو اسمٰعیل عبد اللہ انصاری
(۱۱) خواجہ اسمٰعیل محمد عبد اللہ
(۱۲) خواجہ احمد
(۱۳) خواجہ محمد دانشمند


(۱۴) خواجہ جلال
(۱۵) خواجہ علاء الدین
در عہد غیاث الدین تغلق شاہ در دہلی آمد
خواجہ مسعود
(۱۶) خواجہ علاء دانشمند
(۱۷) خواجہ کافی
(۱۸) خواجہ حسن سعد
(۱۹) خواجہ جلال اللہ
(۲۰) خواجہ یوسف
(۲۱) خواجہ ابو داؤد
(۲۲) خواجہ برہان الدین
(۲۳) خواجہ ناصر
(۲۴) خواجہ اشرف الدین
(۲۵) خواجہ نصیر الدین ملک العلماء
(۲۶) خواجہ حسن
(۲۸) خواجہ احمد
(۲۹) خواجہ بدر الدین
(۳۰) خواجہ فرید الدین
(۳۱) خواجہ محمد
(۳۲) خواجہ سعد اللہ
(۳۳) خواجہ حمید الدین
(۳۴) خواجہ محمد مبین عرف قاضی مٹھن
(۳۵) قاضی یوسف (جد یوسف پور) ★

نقل از رسالہ حریت العالم پرنات مرجع العالم بحوالہ شجرہ ع ۲
تصنیف مولانا مولوی عبدالحی صاحب انصاری لکھنوی

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ
منصور انصاری (قبیلہ انصار کے ہمراہ خراسان ہجرت کیا)
جعفر انصاری
علی انصاری
احمد انصاری
محمد انصاری
۱۔ ابی معاذ انصاری
۲۔ ابی منصور محمد انصاری
۳۔ خواجہ عبداللہ انصاری ــــ شیخ الاسلام
۴۔ خواجہ محمد عبداللہ انصاری
۵۔ خواجہ احمد انصاری
۶۔ محمد دانشمند انصاری
۷۔ خواجہ جلال انصاری
۸۔ علاء الدین انصاری
۹۔ علاء دانشمند انصاری
۱۰۔ خواجہ قاضی انصاری
۱۱۔ حسن عبداللہ انصاری
۱۲۔ جلال الدین انصاری
۱۳۔ خواجہ یوسف انصاری ۔ بغدادی (جد یوسف پور) *
۱۴۔ ــــ بغدادی
۱۵۔ برہان الدین
۱۶۔ خواجہ ناظر
۱۷۔ اشرف الدین

بحوالہ شجرہ نمبر ۵

عبداللہ انصار - عبدالرحمٰن - احمد - دانش - جلال - علام الدین - کابلی - عبدالرضا - اسمٰعیل

اسلم - جلال الدین - حامد - داؤد کلاں - فضیل - جلال اللہ معروف دعوا یوسف - برہان الدین ناصر

شرف الدین - ملک العلماء - نصیر الدین - شرف الدین - بدرالدین - نصیر الدین - علاء الدین - پیر بڈہن

بایزید - فرید مکی - علاء الدین - حسن - ابو جعفر - احمد - بدرالدین - فرید الدین

محمد - حسین - سعید اللہ - بہاء الحق والدین - بدرالدین اسحاق - علاء الدین - امام الدین

احیاء الدین - عظیم الدین - فتح الدین - کمال الدین - حمید الدین - منہن - قاضی یوسف *

(جد یوسف پور)

بحوالہ شجرہ نمبر ۶

نسب نامہ یوسف پور پرگنہ محمد آباد ضلع غازی پور بتاریخ ۲ جنوری ۱۸۹۰ سنہ ء

ابو عبدالرحمٰن اسمٰعیل - احمد اسلم - دانشمند عمر دراز - علام الدین حامد - داؤد کلاں - عبدالرضا

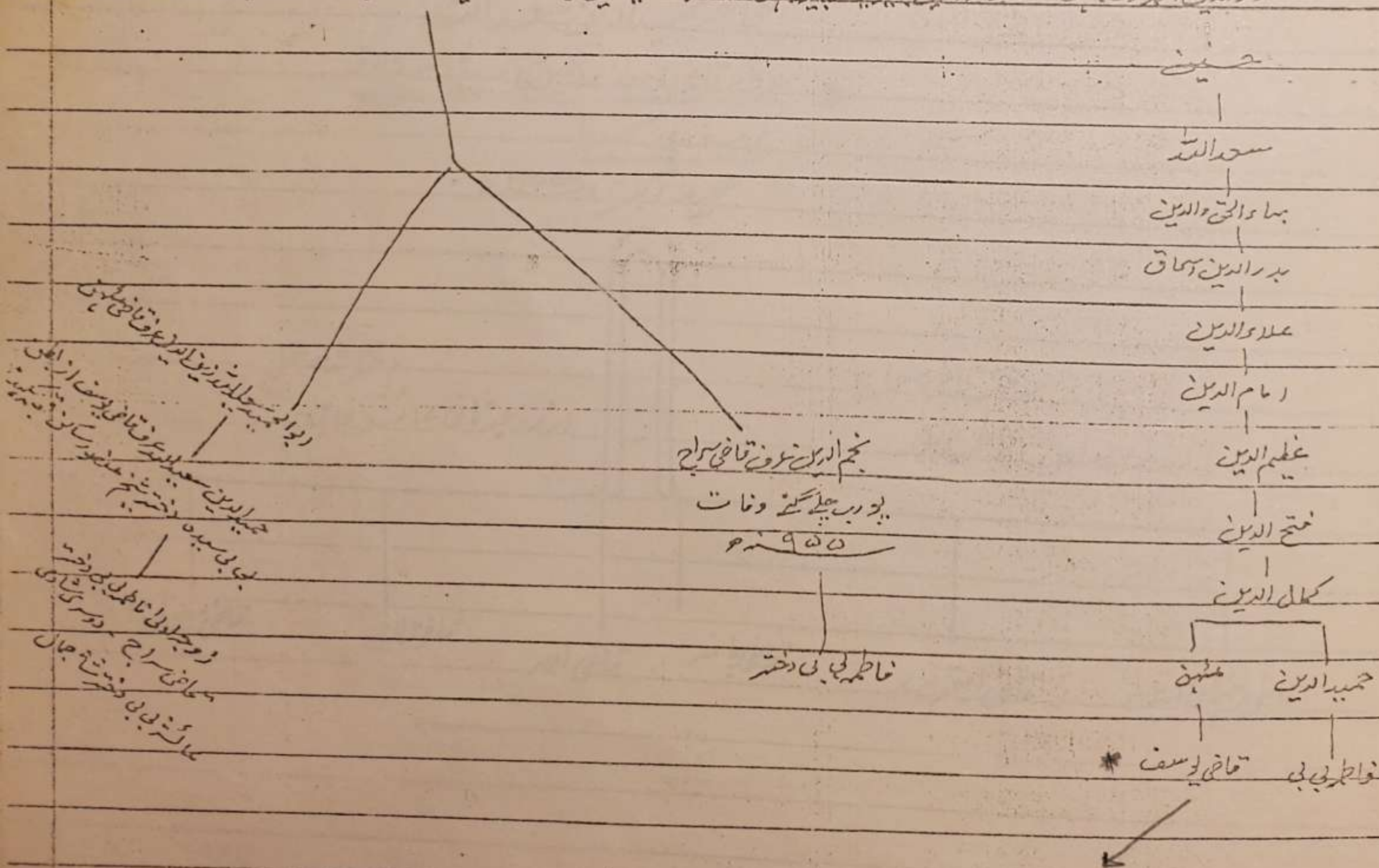
جلال الدین المعروف شرف الدین - داؤد کابلی - خواجہ کلاں عبدالرضا - ابوالفضل جلال الدین

ابو یوسف برہان الدین المعروف شرف الدین وزیر - بدرالدین ناصر المخاطب بہ ملک العلماء وفات ۶۸۸ سنہ ھ

شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری - ابو عبدالرحمٰن اسمٰعیل - احمد اسلم - جلال الدین دانشمند عمر دراز - غلام الدین حافظ - داؤد کابلی

خواجہ کلاں عبدالرضا - ابوالفضل - ابو یوسف برہان الدین المعروف بہ وزیر - بدرالدین ناصر الملقب ملک العلماء - نصر الدین حسن محمود

علاء الدین احمد عرف بڈہن - ابو بدرالدین بایزید عرف پیر بڈہن - حضرت فرید الدین مکی - علاء الدین معروف محمد حسین بکمہ بعظیم آباد میں انتقال ہوا



بحوالہ شجرہ ۷ | **قاضی خواجہ حمید الدین** | ۱/

قاضی نجم الدین سراج

عہد ہمایوں میں ۱۵۲۱ء میں قاضی پور
سراج کے عہدۂ قضا پر مامور ہوئے
بعدازیں اپنے بھتیجے قاضی یوسف کو
دہلی سے بلاکر اپنی دختر فاطمہ بی بی سے
اُن کا عقد کر دیا۔

خواجہ یسین عرف عثمان

الملقب ابوالحمید سعدالدین زین الدین
ہمراہ بابر بادشاہ ۱۵۲۶ء میں
پانی پت آئے۔

شادی ہمراہ

زوجہ سیدہ بی بی

خواجہ حمید الدین سعد اللہ
عرف قاضی یوسف انہیں کی نسبت سے یہ علاقہ
یوسف پور کہلا دیا
عہد اکبری ۱۵۵۶ء

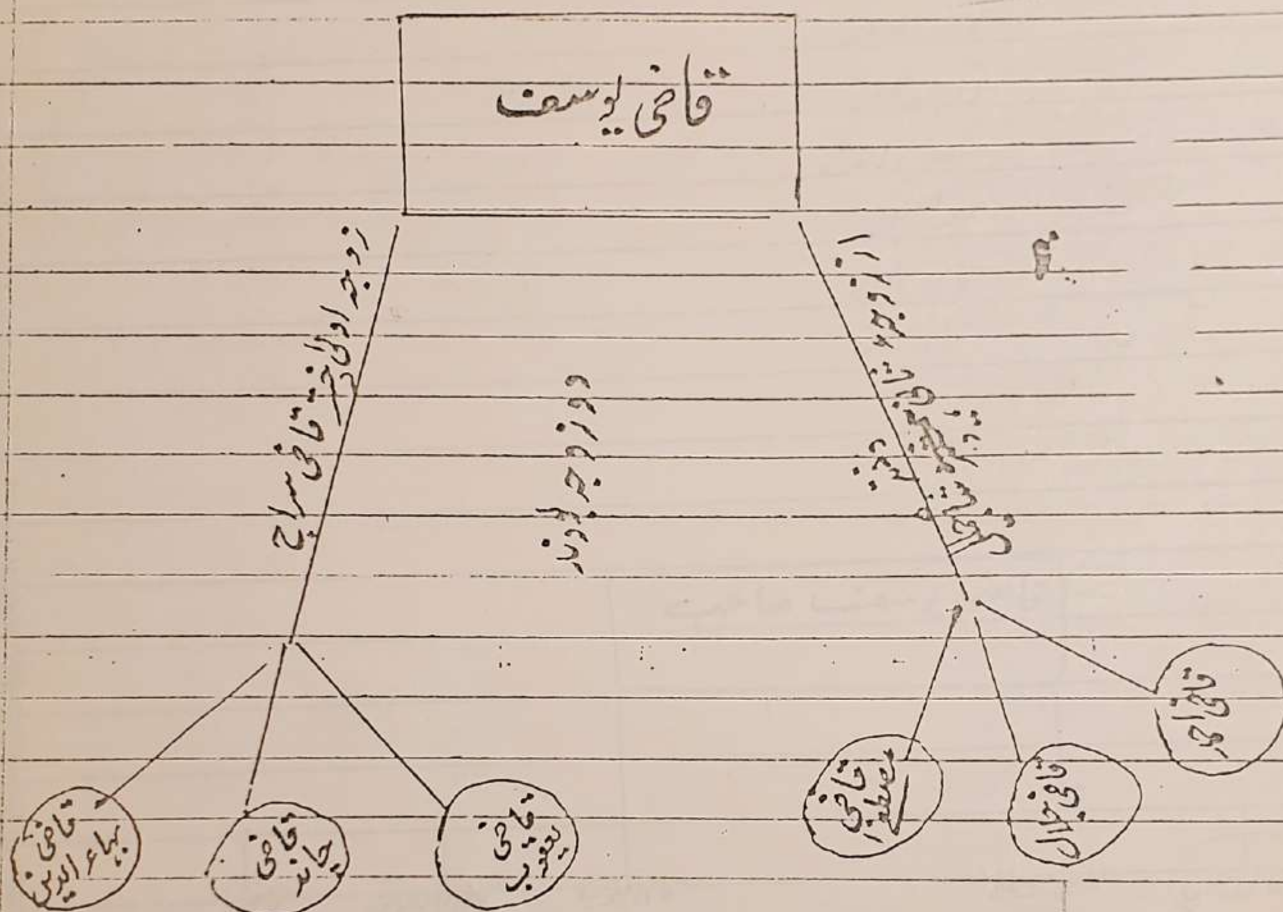


دختر قاضی سراج
از زوجہ اولیٰ فاطمہ بی بی

دختر شاہ جلال
از زوجہ ثانی عائشہ بی بی

قاضی بہاء الدین — قاضی یعقوب — قاضی چاند — قاضی احمد — قاضی بلال — قاضی مصطفیٰ

اولاد قاضی یوسف بحوالہ شجرہ ع الف



اولاد قاضی یوسف بحوالہ شجرہ عرب

نصیر الدین ملک العلماء
خواجہ حسن
خواجہ حمید
خواجہ احمد
خواجہ بدر الدین
فرید الدین
خواجہ محمد
سعید اللہ
حمید الدین
قاضی کامل
قاضی مشہن ۲۷

قاضی یوسف صاحب

قاضی احمد — قاضی جلال — قاضی مصطفیٰ — قاضی یعقوب — قاضی بہاء الدین — قاضی چاند

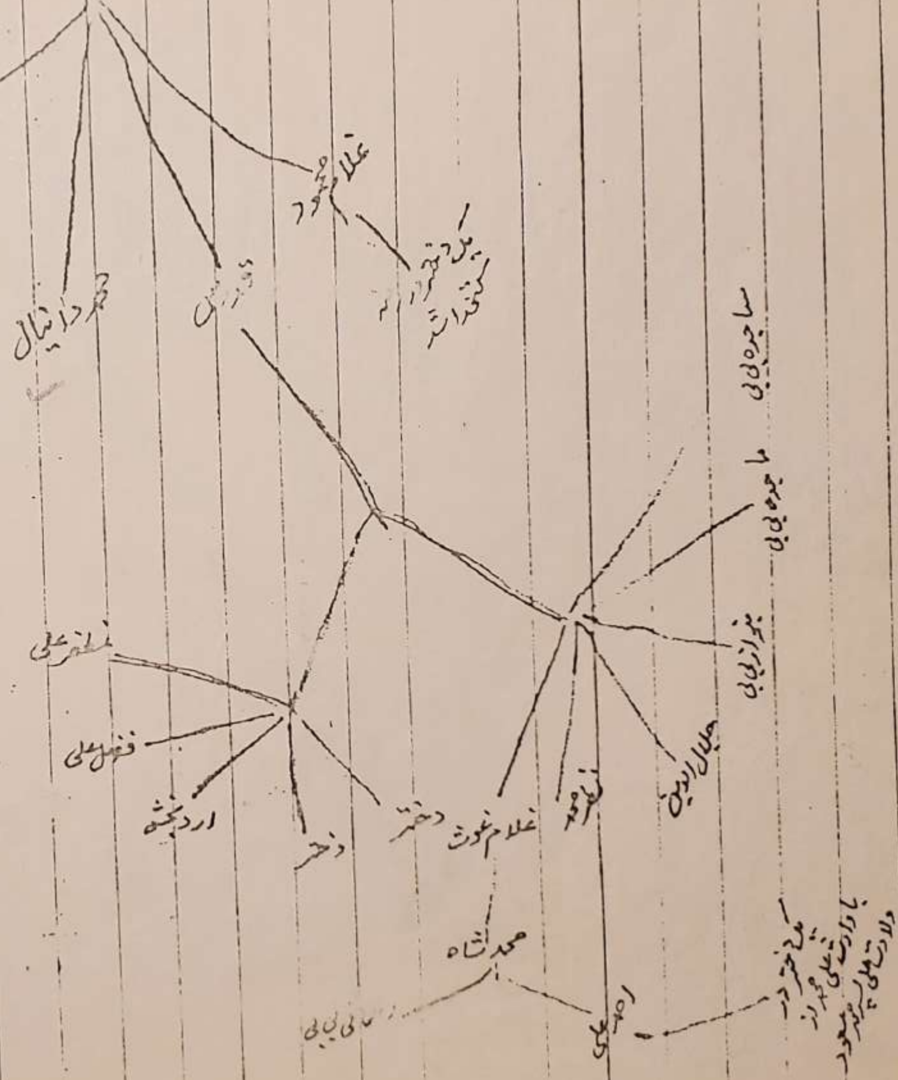
از زوجہ ثانی ہمشیرہ شاہ جمال الدین ۳ پسر متولد شدند

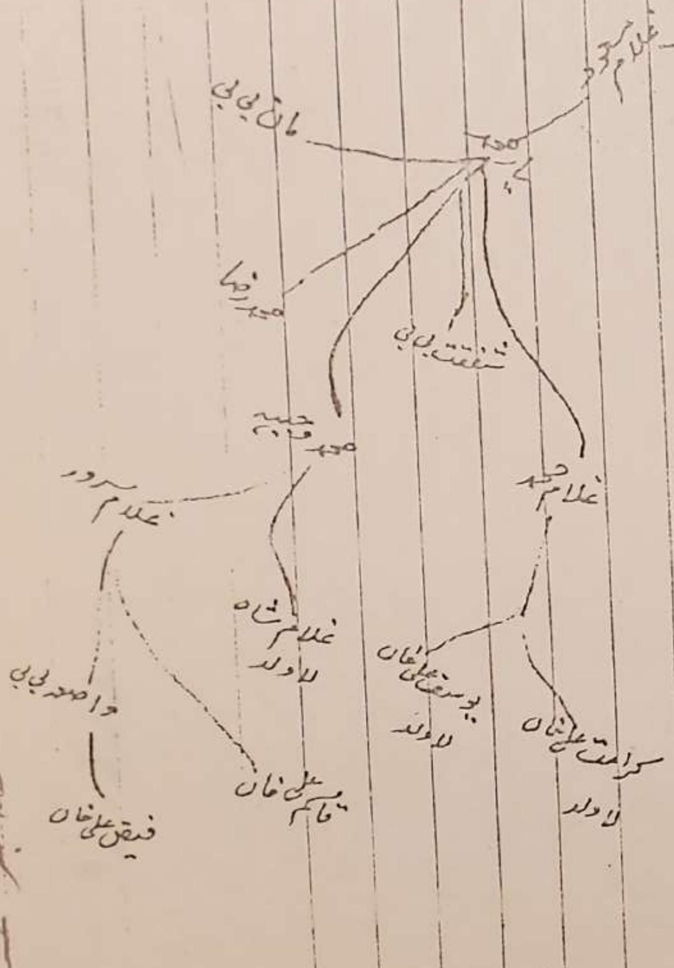
از زوجہ اولی این ۲ پسر متولد شدند
زوجہ اولی دختر قاضی سراج بود

قاضی نجم الدین سراج عرف قاضی سراج ماموں قاضی یوسف بود در سنہ ۹۵۵ ہجری وفات یافت
و این سراج ولد علاء الدین بود کہ در پشت این کتاب فردوسیہ جستہ درج است

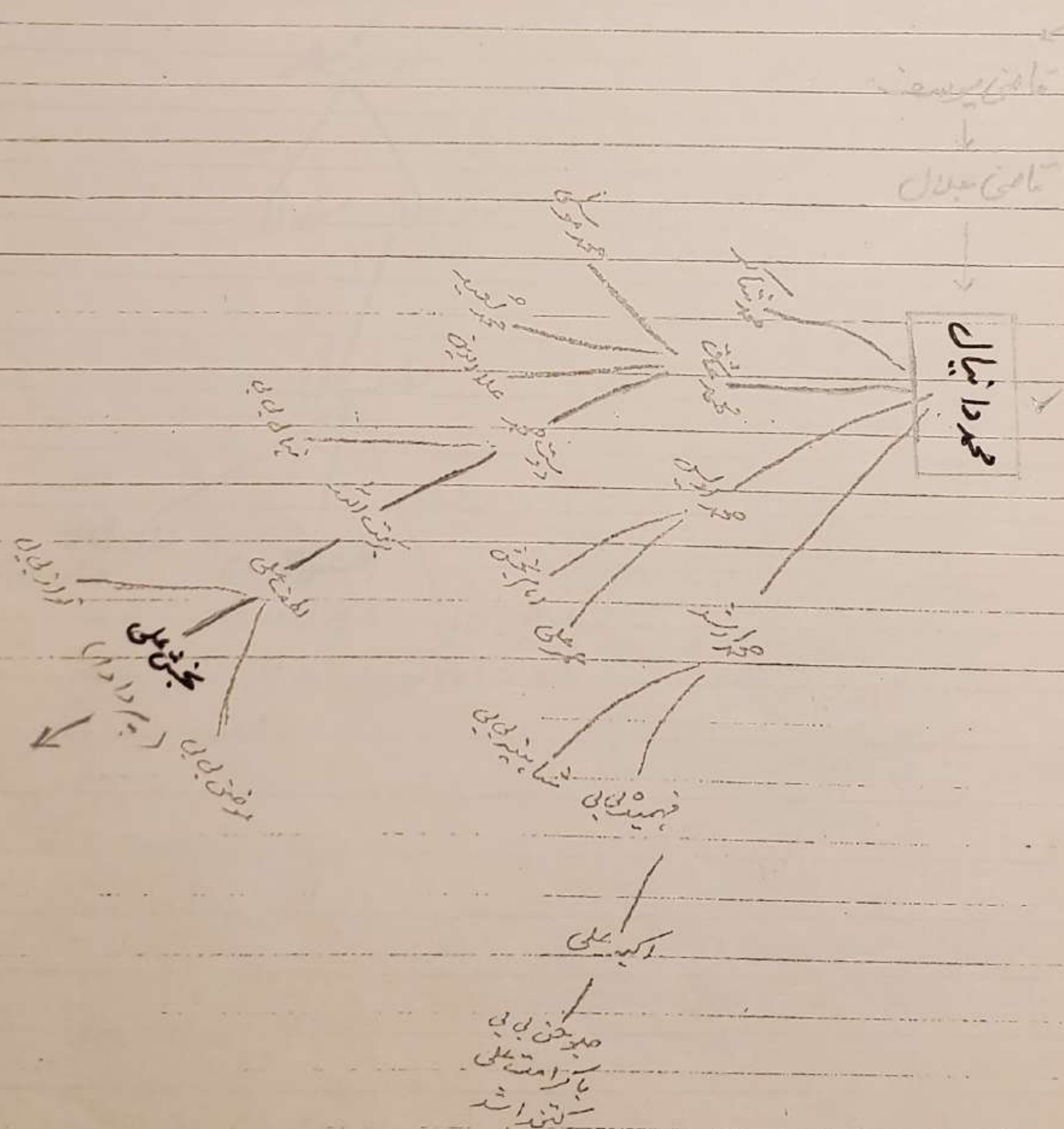
محمد دانیال الحسینی کے فرزند ارجمند تھے
ملاحظہ نقشہ صفحہ ۱۷ -

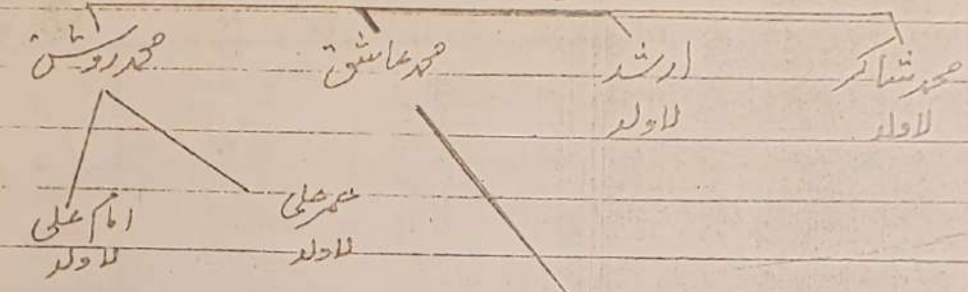
بحوالہ شجرہ ۸



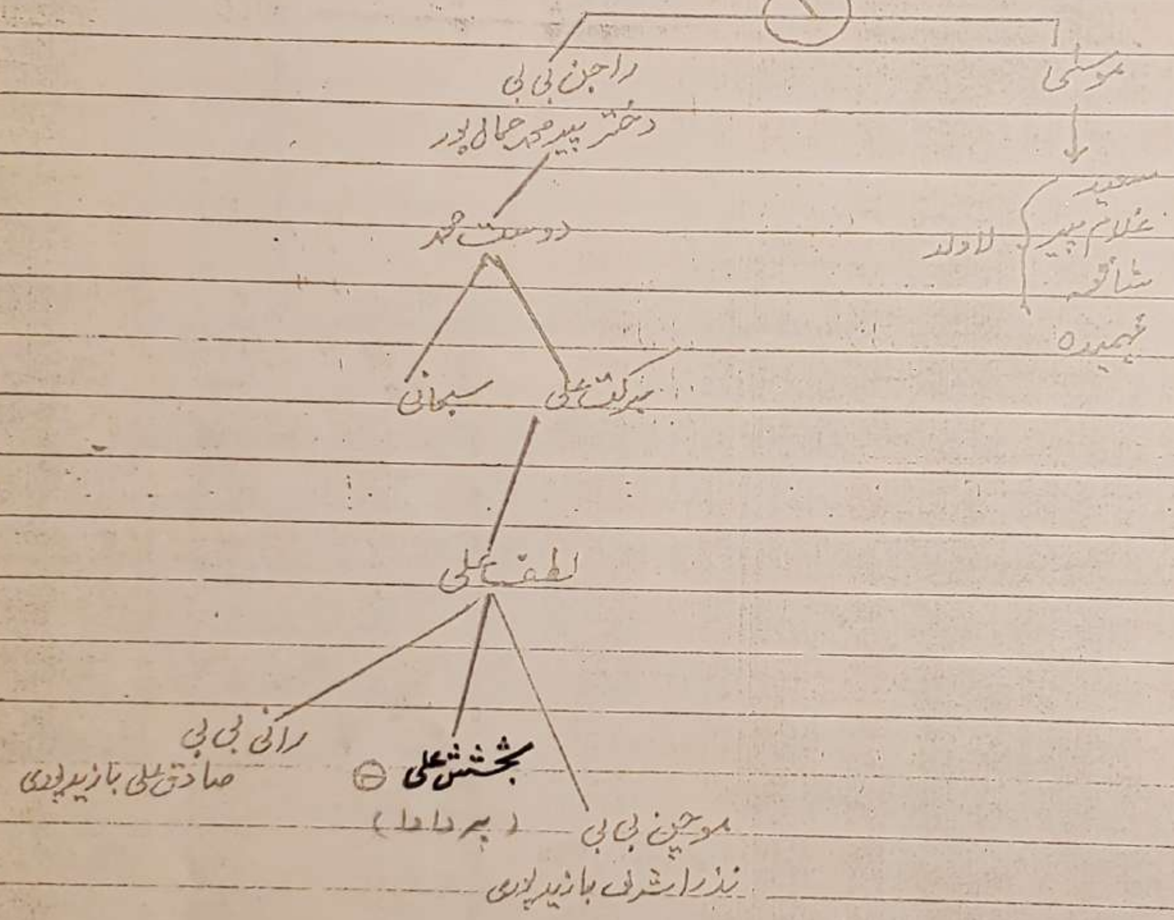


بحوالہ شجرہ ۹





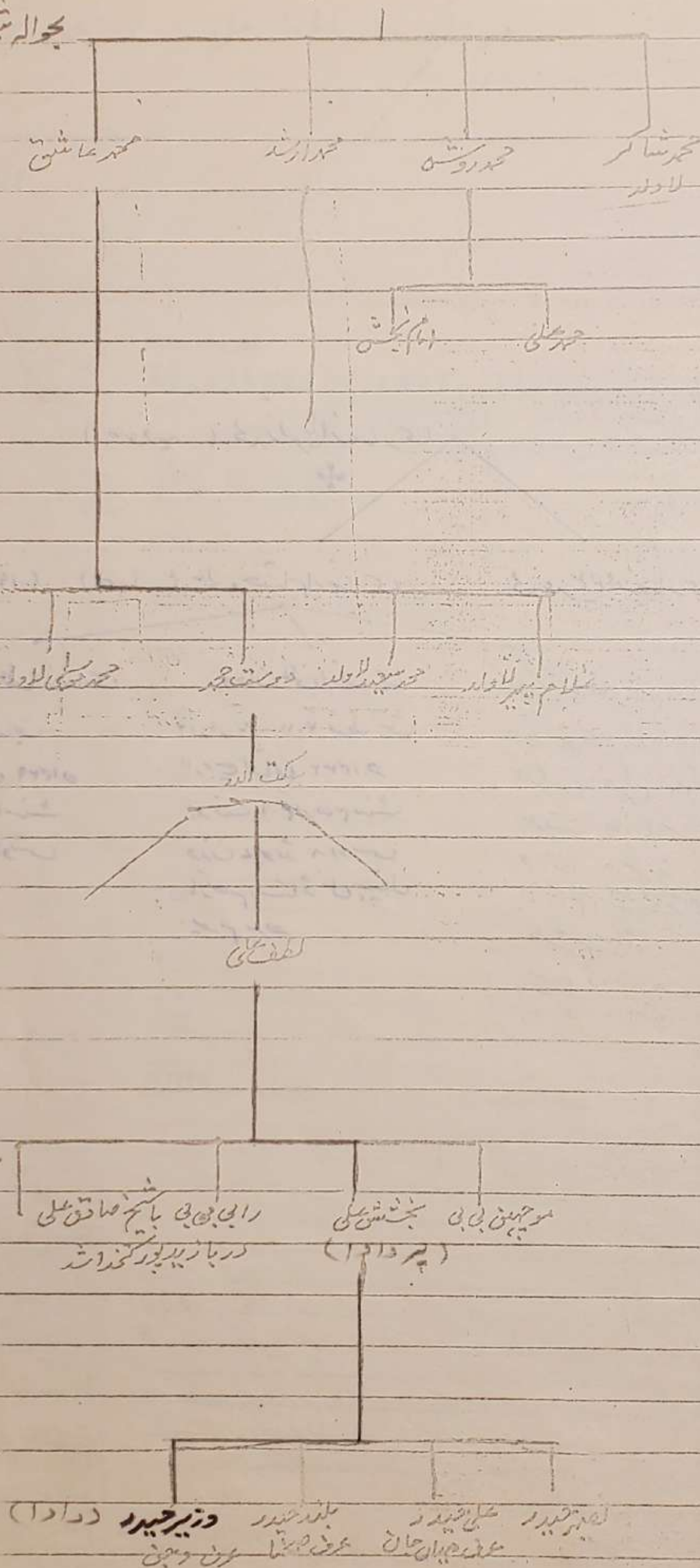
بحوالہ شجرہ ۱۰



۱۶

ورثاء پسر محمد دانیال پسر قاضی جلال

بحواله شجره نمبر ۱۱



بخشش علی ولد لطف علی — بحوالہ شجرہ ۱۲

(پردادا)

وزیر حیدر (دادا)

منیر حیدر — علی حیدر — امیر حیدر

شبیر حیدر — ابوالبشر — محمد زبیر — سلیمن بی بی

علیم الدین

اختر علیم — مظہر علیم

منور حیدر

محبوب — کوثر — حبیبہ — اقبال — اقبال علیم

جمیل — فہیم

ریحانہ — وقت

عمر — داؤد

آل آدم

نجم النساء — ادریس

تحسین — حکیم النساء

انیس

عشرت — ثریا — فرحت — طلعت — صنعت — کلیم — کریم

عمران — شعیب

ثمینہ — حفیظ

محمود

معین — آمنہ — مختار — جمیل — نسیم — نجمی — عزیز — ثریا

زہرہ — صغرا — عذرا

سفیان — ثوبیہ

وسیم — ذکیہ — خوذیہ — صداقت — طاہرہ

حیان — حسام — عدیل

صبا

نظام الدین — صلاح الدین — منظور الحق — جمال

کشف — رفعت — فضیلت

عمران — ندیم

محفوظ — فرزانہ — کوثر — محمد — طیب — ندیم

ابوظفر — محمد اسماعیل

زاہرہ خاتون — نیمونہ خاتون — طاہرہ خاتون

خالدہ — زوجہ ادریس

عذرا

آمنہ

زینب خاتون

شفقت — مظہر

مظہر

رحمت

ظفر نسیم

ناہید

حسام الانصاری — خرم الانصاری

صائم الانصاری

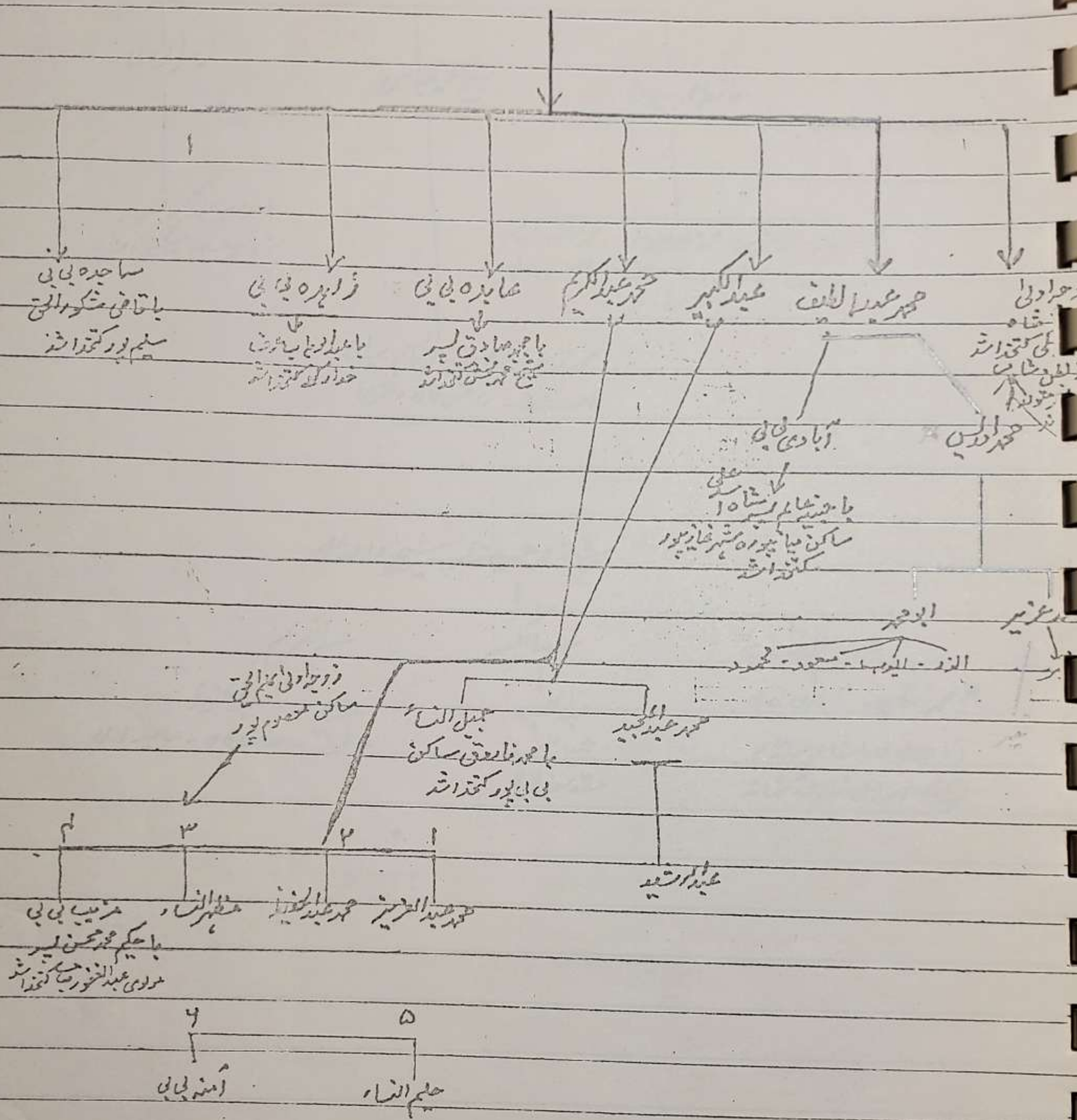
شہید الظفر

ناز فاطمہ

کامران الانصاری — عرفان الانصاری

ع الف ۵۶ ع ۷

خلف محمد ادریس انصاری (پھوپھا)



شیخ الطاف حسین پسر شیخ واحد علی

حافظ محمد سلیمان — شیخ محمد عباس — زہرا بی بی

حافظ محمد سلیمان:
محمد بشیر - محمد شبیر - محمد مصطفیٰ - محمد مرتضیٰ پسران
زاہدہ بی بی - فاطمہ بی بی - رحمت - سلیمہ بی بی
دختران

شیخ محمد عباس:
محمد قدیر - محمد صغیر - محمد قاسم پسران
احمدی بی بی - راحتن بی بی دختران

زہرا بی بی:
با مولوی عبدالکبیر پسر
شیخ محمد حسین جا منکحہ شد

شیخ محمد حسین پسر شیخ واحد علی

عبداللطیف — عبدالکبیر — عبدالکریم

عبداللطیف:
محمد ادریس - آبادی بی بی
آبادی بی بی با شاہ جنید عالم
پسر شاہ اسد علی غازیپور منکحہ شد

عبدالکبیر:
عبدالحمید
جمیل النساء
مقدس بی بی

عبدالکریم:
عبدالعزیز - عبدالحفیظ
موطن" - مذنب بی بی - عاصیہ بی بی

الف

شیخ محمد بخش پسر شیخ قادر بخش

خلف ڈاکٹر مختار انصاری
حکیم عبدالوهاب
نابینا

محمد صادق — محمد عبدالرحمن — مولوی محمد عبدالغفور — لطیفن بی بی — سائره بی بی — سعیده بی بی

رقیه بی بی با لعبیب پسر محمد یوسف کتخدا شد

مطیبه بی بی با عبدالرزاق پسر محمد عبدالرحمن کتخدا شد

حکیم عبدالوهاب — حکیم عبدالرزاق — احمد رضا — ڈاکٹر مختار احمد — زبیده بی بی — قمر النسا

با شاه احمدالله بازید کتخدا شد

با ... احمد پسر شجاعت حسین کتخدا شد

عبدالفتاح

سراج

حمیدی — عبداللطیف — عبدالغنی — عبدالسلام

سید محمود

بنتی ... ثریا

حکیم محمد محسن — حکیم محمد حسن — حکیم محمد حسین — زینب بی بی

مصطفائی — احمدی بی بی — محمدی بی بی

با امین محسن پسر علی محسن کتخدا شد

با عبدالوهاب پسر عبدالرحمن کتخدا شد

با معصوم پسر مولوی عنایت رسول کتخدا شد

حکیم محمد احسن پسر مولوی عبدالغفور

محمد اقبال — عبدالمالک

حکیم محسن

محمد باقر

حاجی عبدالرحمن ولد محمد بخش
باالطف بی بی دختر نجم الحق

وفات ۱۷ اکتوبر یوم
یکشنبہ سنہ ۱۹۰۰ء
مطابق ۱۲ جمادالاول ۱۳۱۸ سنہ ھ
حیدرآباد

خلف ڈاکٹر مختار انصاری
حکیم عبدالوہاب نابینا

زبیدہ
باابو محمد
بازید پور

احمد رضا
وفات سنہ ۱۹۳۵ء
باوحیدن دختر
شمس الدین گوہنہ

ڈاکٹر مختار احمد
وفات سنہ ۱۹۳۶ء
باشمس النسا دختر
شکور الحق

حکیم عبدالوہاب نابینا
وفات سنہ ۱۹۲۱ء
با اجری بی بی دختر
مولوی عبدالغفور

عبدالرزاق
وفات سنہ ۱۹۳۰ء
بامطیب دختر
محمد صادق

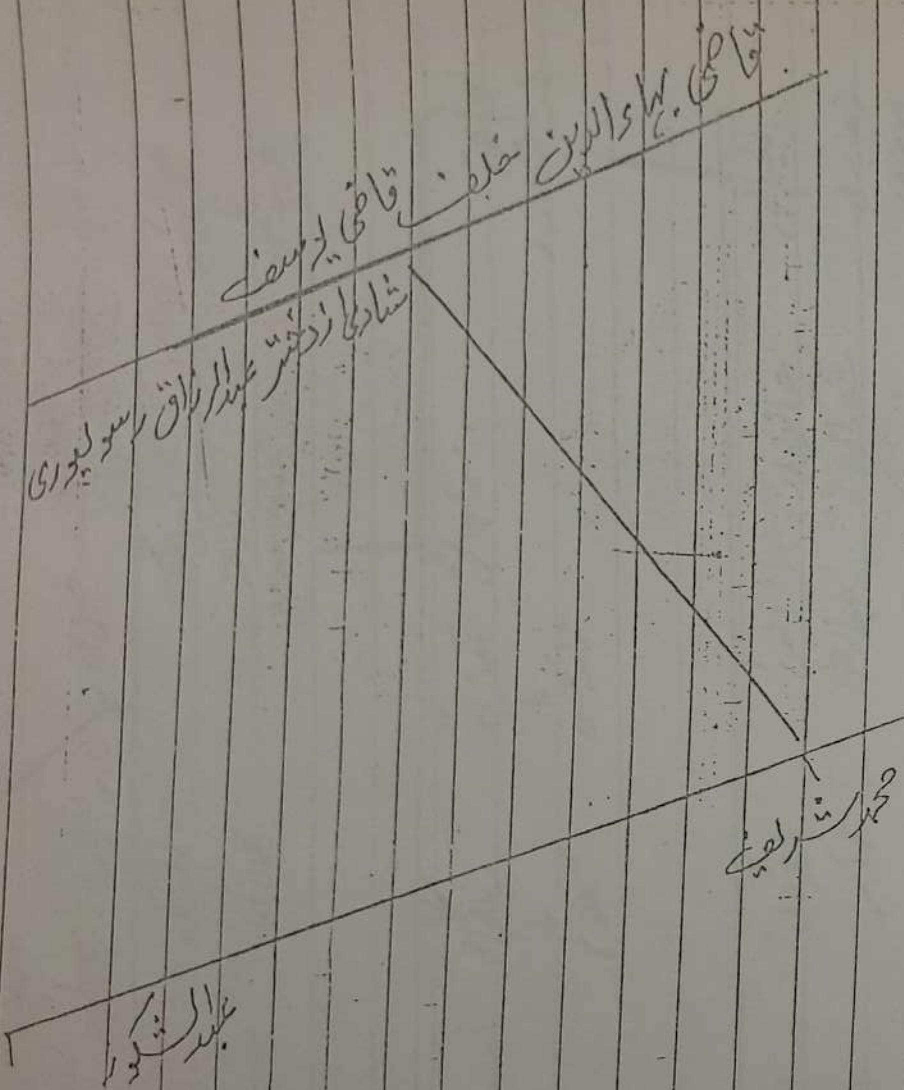
قمرن
باشاہ
احمد اللہ
غازی پوری

عبدالفتاح عرف بنیمن
باعفت دختر حکیم
عبدالوہاب عرف
حکیم نابینا

رفیقہ — طیبہ — خاتم عرف سراج

رفیقہ
برادر سکندر جہاں
سروش بی بی — اوش بی بی

خاتم عرف سراج
باسکندر جہاں
قمو نعش بی بی


قاضی بہاء الدین خلف قاضی یوسف
شادی از دختر عبد الرزاق رسولپوری
محمد شرالعی
تاج الدین
شادی امۃ اولیا بی
دختر قاضی احمد
عبد الشکور

قاضی نورالحق ولد قاضی بہاءالدین خلف قاضی عبدالرحیم

خلف نانیہال منصور انصاری

فضل حق - شادی از عظیمہ بی دختر تاج الدین

گھیا بی بی با فرزند علی

اصل حق با دختر فضل علی معصوم پور

لطف حق با کمال بی بی

صاحبزادی بی بی با حسن بخش

نجم الحق وفات ۹۸۲ا مئی

سراج الحق

آمنہ بی با قادر بخش

ریاض الحق با کلثوم

خادم الحق با جلن بی بی معصوم پور

نعیم الحق زینب بی بھوی پور

حیاتن بی شکورالحق

الحسن عبدالرحمن

ہاجرہ بی محمد اکبر

عظیم الحق

علیم الحق علین بی

زہرہ بی محمد اصغر

احمدی عبدالکریم

سائرہ محمد منیر

سلیم الحق رابعہ جبین جبوحا

نانیہال منصور *

حسین الحق کلیم

وسیم الحق مطرن

عرفان افضال

نسیم الحق شفیعا

انوار حسام ارشاد احتشام

تسلیم الحق ذاکرہ

بشریٰ عذرہ

فہیم الحق صابرہ

عین الحق زین الحق نجم الحق

دیباچہ

بزرگوں سے سنتے آئے ہیں کہ ہم لوگوں کا اصل گھر یوسف پور میں تھا جو اکثر وہاں جانا ہوا کرتی دیکھا جاتا رہا۔ ہم لوگوں کے پردادا شیخ بخشش علی صاحب قدس سرہٗ کی تحاریر سے بازید پور میں قیام ظاہر ہوتا ہے مگر ان کے والد قبلہ لطف علی صاحب کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔ یہ تمام نامکمل معلومات ایک ضعیف سی بیاض سے حاصل ہوئی جس پر دادا بخشش علی صاحب کی لکھی ہوئی تمام اعزہ کی وفات درج ہے۔

اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوتا رہا ہے کہ آبائی دستاویزات و شاہی فرامین بحکم حکیم نابینا صاحب یوسف پور طلب کر لی گئیں جو بڑے ابا جناب ابوالبشر صاحب مرحوم کی زیر انتظام یوسف پور بھیجی گئیں۔ دونوں صاحبان کے انتقال کے بعد ان دستاویزات اور فرامین کا کوئی اتہ پتہ نہیں۔ سید محمد مصطفےٰ صاحب مرحوم کی تحریر سے یہ بھی تصدیق ہوتا ہے کہ خاندان انصاریان کا اصل شجرہ یوسف پور میں بھی موجود ہے جو بازید پور سے لایا گیا۔ تحریر ذیل میں درج ہے:

"یہ نقل مطابق اصل شجرہ جو بازید پور سے لایا گیا تھا لکھی گئی ہے۔ اس میں بہت جگہوں میں غلطیاں ہیں۔ اکثر سلسلہ نا تمام چھوٹ گئے ہیں۔ تاہم نقل بغیر کم و کاست مطابق اصل لکھی ہے"

"بقلم محمد مصطفےٰ مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۳۲ء"

اتفاقاً برادر عزیز سلمہ اپنی اہلیہ الحسن کے ہمراہ کسی شادی میں یوسف پور گئے اس وقت میں نے یہ شجرہ حاصل کرنے کی ہدایت کی جسے برادر موصوف نے فوٹو کاپیاں کرا کے بفضلہ حاصل کر لیں جو کوئی چار سو صفحات پر مشتمل ہے۔ جسے موصوف [illegible] غازی پور میں ترجمہ کے بعد صاف کیا گیا۔ اس شجرے سے پتہ چلتا ہے کہ مختلف گھرانوں سے اوراق حاصل کر کے بنی یوسف پور کے علاوہ سید پور، فرنگی محل، علی گڈھ، دہلی وغیرہ شامل ہیں۔

مطالعہ سے معلوم ہوا کہ جناب قاضی محمد یوسف صاحب کو عہد اکبری ۸۹۰ھ یوسف پور میں جاگیریں عطا کی گئیں۔ شاید یہ علمداریاں یوسف پور، غازی پور، بازید پور و دیگر مضافات تک پھیلی ہوئی تھیں جس کا کچھ حصہ شیخ بخشش علی صاحب کو بازید پور کی علمداری میں سونپا گیا ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ تمام دستاویزات و فرامین یوسف پور میں اب بھی موجود ہوں جس کا علم موجودہ دور کے لوگوں کو نہ ہو۔ قیام پاکستان کے بعد اعزہ و اقارب کی ہجرت نے ان دستاویزات کو معدوم کر دیا۔ بزرگوں کے انتقال سے بھی تمام شجرت تلف ہو گئے۔

بہر حال ہجرت کے وقت کچھ کاغذات موروثی جائداد کے ساتھ لے لیا گیا جس میں تین فرامین بھی ایسے نکلے جو دور مغلیہ اور ٹیپو سلطان کی سرکار سے ہیں۔

مزید مطالعہ کے بعد یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ جناب قاضی محمد یوسف کا اصل نام خواجہ حمید الدین سعید اللہ ہے اور انہی کے نام سے اس قصبہ کا نام یوسف پور کہلایا۔ انہیں صاحب موصوف کی اولاد سے یوسف پور، غازی پور، بازید پور، بارہ بنکی، چریاکوٹ، سعید پور، بلیا اور بہار میں انصاری خاندان آباد ہیں۔ جبکہ فرنگی محل، کاکوری، علی گڈھ، دہلی، پانی پت کے انصاری خاندان ان کے جد امجد محمد اسمٰعیل عرف عبد اللہ شیخ الاسلام ہروی سے جا ملتے ہیں۔

شجرہ کی تفصیلات سے یہ بات پوری طرح واضح ہے کہ جناب قاضی محمد یوسف
حضرت ابو ایوب انصاری رضی کی ۳۹ویں پشت کے فرزند ہیں اور ان کا سلسلہ
بنا والدہ ماجدہ حضرت آمنہ علیہا سے جڑتا ہوا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ جسکی تفصیل
مولوی عبدالحی صاحب فرنگی محلی کی تحاریر میں درج ہے۔ ملاحظہ ہو صفحات ۲۰-۳۳

اصل شجرہ کی مندرجات اور تذکرہ بیاضی سے جناب دادا حضور حیدر صاحب کے
وارثان کی مکمل تفصیل اس ترتیب سے دینے کی کوشش کی گئی ہے ۔ ۔ ۔ بزرگ ہیں اور ان کے
وارثان کے کچھ کوائف کی کمی بھی ہے جس کے لئے متعلقین برادران گرامی سے گذارش ہے کہ ان کو
پورا کریں اور شجرے کو تازہ بہ تازہ رکھیں۔ خصوصاً دور حاضرہ کے نوجوان لڑکوں کو
چاہیے کہ اپنے والدین کے تمام کوائف فرداً فرداً بنائیں اور خود کو اور اپنی اولاد کو آگاہ رکھیں تاکہ معلوم
ہو سکے کہ وہ کون تھے اور اب کیا ہیں۔
پردادا شیخ بخشش علی صاحب قدس سرہ کی چھوٹی بیاضی کے چند دستیاب
صفحات تبرکاً منسلک ہیں۔

المرقوم
محمد سہیل انصاری ابن شیخ [illegible] انصاری نور اللہ مرقدہ
مستوطن لاہور۔ گلبرگ 225/A-3 - پاکستان
مورخہ یکم نومبر ۱۹۹۵ء مطابق ۱۴۱۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وارثان عبد المجید خواجہ صہید الدین عرف قاضی یوسف

مستوطن

یوسف پور۔ (ان کے نام سے کہلایا)

پشت امین ۲۹ ویں از حضرت ابو ایوب الانصاری رضی

مستوطن یوسف پور عہد اکبری۔ ۱۵۵۶ھ

عہدہ قاضی۔ صوبہ الہ آباد۔

خواجہ صہید الدین سعد اللہ عرف
قاضی یوسف رح
عہد اکبری سنہ ۱۵۵۶ء ۹۸۰ھ

35 ویں پشت از حضرت اسمٰعیل علیہ

29 ویں پشت از حضرت ابو ایوب رح

قاضی جلال

محمد دانیال

محمد عاشق

دوست محمد

برکت اللہ

لطف علی

شیخ بخشش علی
انصاری

وفات ۱۸۷۵ء اگست ۔ ۱۲۹۲ھ

مدفون بمقام اوسری بازید پور ضلع غازی پور

چھٹی پشت از حضرت قاضی یوسف رح

وزیر حیدر
وفات فروری ۱۹۱۰ء
۱۳ صفر ۱۳۲۸ھ
با
مکین بی بی
وفات ۱۲ مارچ ۱۹۰۵ء
۹ محرم ۱۳۲۳ھ
مدفون درگاہ پاس چشمے سالار مسعود
بہرائچ

امیر حیدر
وفات ۲۱ فروری ۱۹۰۳ء
۲۰ ذیقعد ۱۳۲۱ھ
با
نظامتی بی بی

علی حیدر
وفات ۱۹ جنوری ۱۸۹۰ء
۱۳ رجب ۱۳۱۲ھ
با

امیر حیدر
وفات ۲ مارچ ۱۸۹۶ء
۱۴ شوال ۱۳۱۳ھ
با
علیمن بی بی

اولاد

وارثان وزیر حیدر انصاری نوراللہ مرقدہ
پسر محمد و شیخ بخشی علی

وفات : ۲۳ فروری ۱۹۱۰ء
مطابق : ۱۳ صفر ۱۳۲۸ھ
مدفون : روضہ حشمت سالار
بازید پور - ضلع غازیپور یوپی

با

حکیمن بی بی زاد مرقدہ
وفات: ۹ محرم جمعہ سنہ ۱۳۴۳ھ
مدفون بمقام اودسری بازید پور

ساتویں پشت

[ن]جیب بی بی
عرف بنن
[پیدائ]ش صفر ۱۲۹۹ھ
مطابق ۱۸۸۲ء
[وفا]ت ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۲۱ھ
مطابق ۲۶ جون ۱۹۰۳ء
با
حکیم محمد محسن یوسف پور

منیرالدین حیدر
پیدائش محرم ۱۳۰۰ھ
وفات ۲ مارچ ۱۹۷۶ء
عمر ۹۶ سال
با
صغیرن بی بی سیدپوری
وفات ۱۳ نومبر ۱۹۶۹ء

مشیرالدین حیدر
پیدائش ۷ جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ
مطابق ۱۲ مارچ ۱۸۸۶ء
وفات ۱۸ رمضان ۱۳۸۸ھ
مطابق یکم دسمبر ۱۹۶۸ء
با
آسمانی بی بی دختر
حافظ محمد [illegible] جریاکوٹی
وفات ۱۸ اگست ۱۹۷۶ء
مطابق ۱۱ شعبان ۱۳۹۶ھ
مدفون قبرستان سخی حسن کراچی

ولی حیدر
پیدائش ۹ جمادی الثانی ۱۳۱۰ھ
مطابق ۳۰ دسمبر ۱۸۹۲ء
بمقام یوسف پور
وفات ۹ صفر ۱۳۸۶ھ
مطابق ۳۰ مئی ۱۹۶۶ء
با
حفصہ بی بی دختر
حافظ محمد عبدالحلیم جریاکوٹی
وفات ۲۷ نومبر ۱۹۷۳ء
مطابق یکم ذوالقعدہ ۱۳۹۳ھ
مدفون قبرستان سخی حسن کراچی

حکیم الدین حیدر
فوت

عزیزالدین حیدر
فوت

نجم النساء
عرف فریدن بجھن
پیدائش ۵ شوال ۱۳۱۳ھ
مطابق ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء
وفات ۲۹ شعبان ۱۳۹۶ھ
مطابق ۲۶ اگست ۱۹۷۶ء
مدفون قبرستان سخی حسن کراچی
با
شیخ محمد ادریس بابی پور

بحوالہ تحریر و نقشہ از قلم جناب وزیر حیدر نوراللہ مرقدہ و شمار از قلم منیر حیدر و ولی حیدر اور برادران نظام الدین دانش ہمارا بیان
ان سب کی پیدائش بازید پور میں ہوئی جبکہ جناب ولی حیدر اعلیٰ اللہ مقامہ کی پیدائش یوسف پور میں ہوئی

سوانح مختصر:

۱۔ صغیر الدین عرف محمد منیر حیدر انصاری نور اللہ مرقدہ:

پیدائش۔ محرم ۱۳۰۰ھ بمقام بازید پور ضلع غازی پور یوپی۔ تعلیم گھر پر ہوئی۔ استاد محمد شعیب صاحب مرحوم تھے جو بازید پور کے عزیزوں میں بزرگ تھے۔ بعد میں چشمہ رحمت غازی پور میں تعلیم حاصل کی۔ بعد میں اودھ کے تعلقہ داران کی جاگیروں پر رہے۔ جن میں نان پارہ۔ جہانگیر آباد۔ ملیح آباد بعد مشہور زمانہ راجہ محمود آباد کی جاگیروں پر منصرم خاص کی خدمات انجام دیتے رہے۔

فطرت میں فیاضی بعد کشادہ دلی تھی۔ اپنے والدین کی وفات کے بعد اپنے برادران محمد بشیر حیدر۔ ولی حیدر اور ہمشیرہ نجم النساء بی بی کی تعلیم و تربیت میں مصروف رہے۔ اپنے سگے ماموں مولوی عبدالرشید مرحوم کی معاملت سے ان کی شادیوں کا فرض بطریق احسن انجام دیا۔ پھر اس کے بعد قبلہ مہرن بی بی صاحبہ سید پوری دختر عبداللطیف سید پور اور ہمشیرہ اسد اللہ و سعد اللہ مرحوم صاحبان سے عقد ہوا جنکی بطن سے چھ اولاد ہوئیں جن کا تذکرہ گذشتہ ورق میں درج ہے۔

ہجرت۔ اپنے پسران برادرم محبوب احمد اور اقبال احمد صاحبان کی PMA یعنی پاکستان ملٹری اکاونٹس میں تبادلہ پاکستان کے بعد بھائیوں میں سب سے پہلے براستہ لاہور ہجرت کی جہاں مقیم بابو پیر الدین کے یہاں قیام کیا اور بعد ازاں کراچی میں اپنے سسرالی عزیزوں کے یہاں ٹھہرے۔ بعد میں اپنے بڑے صاحبزادے محبوب احمد کے سرکاری کوارٹر واقع 349 نشتر روڈ لسبیلہ کراچی میں مستقل سکونت اختیار کی۔ واضح ہو کہ برادرم محبوب احمد بعد قیام پاکستان کوئٹہ میں متعین تھے۔

وفات۔ بمورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۷۶ء بمطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ بروز دوشنبہ ساڑھے چار بجے داعی اجل کو لبیک کہا۔ قبلہ مرحوم نے ۹۶ سال کی عمر پائی۔ انتقال برادرم یٰسین کے گھر ناظم آباد کراچی میں ہوا اور سخی حسن کی قبرستان میں مدفون ہوئے۔ ساری زندگی صوم و صلوٰت میں گذری۔

مرض مرگ الموت مرگ مفاجات۔ (تحریر برادرم نظام الدین صاحب)

صوم و صلوٰۃ کے پابند اور تہجد گذار بھی تھے۔ ضلع بارہ بنکی میں دیوہ شریف کی درگاہ کے متولی سے بطریق قادری مرید تھے۔

۷۔ بشیر الدین حیدر عرف محمد بشیر حیدر الصفاری نور اللہ مرقدہ؛

پیدائش - ۶ جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ مطابق ۱۳ مارچ ۱۸۸۶ء بمقام بازید پور - غازی پور یوپی
والدین کمسن بلوغت سے پہلے انتقال فرما چکے تھے - پرورش اور تعلیم و تربیت کی
ساری ذمہ داری بڑے بھائی قبلہ حفیظ حیدر اور سگے ماموں مولوی عبدالرشید صاحب مرحوم
نے لی - رشتے کے ماموں مولوی محمد شعیب صاحب مرحوم سے گھر پر ابتدائی تعلیم کے بعد
اپنے چھوٹے بھائی قبلہ چھوٹی ولی حیدر صاحب کے ساتھ فیض رحمت میں زیور تعلیم سے
آراستہ ہوئے - اپنے ماموں حکیم عبدالوہاب اور حکیم عبدالرزاق مرحوم صاحبان سے
حکمت بھی سیکھی۔

جسم ورزشی تھا - شہ سوار اور نشانہ باز تھے - شکار کے شوقین - شادی خانہ
آبادی بہ ماہ آسمانی بی دختر حافظ عبدالحلیم صدیقی نور اللہ مرقدہ جو ماکڑی سے انجام پائی۔
حقیقی ماموں عبدالرشید صاحب مرحوم نے مولوی محمد معصوم بہ مولوی عنایت رسول کی
معرفت یہ رشتہ انجام دلوایا۔ عقد ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ مطابق ۲ جنوری ۱۹۱۱ء
بعوض پچھہ ہزار سکہ رائج الوقت ہوا - حافظ مولوی عبدالحلیم صدیقی نور اللہ مرقدہ کی
اولاد میں محض آسمانی بی اور حفصہ بی بی کے علاوہ کوئی دوسری اولاد نہیں تھی - لہٰذا
قبلہ محمد بشیر حیدر صاحب کو حکیم نانی صاحبہ حفصہ بی بی ساری جائداد کا انتظام سنبھالنا
پڑا - جائداد جو پاکٹ ضلع اعظم گڈھ یوپی - چک عطاء اللہ - بڑہل گنج اور کبر ہی پر مشتمل تھی -
ساتھ ہی ساتھ بازید پور کی جائداد کا بھی انتظام سنبھالنا پڑا جو چھوٹی ابوالبشر صاحب مرحوم
سے بٹوارے کے بعد ذمہ داری سونپی گئی - کیونکہ بڑے بھائی حفیظ حیدر صاحب اور چھوٹے بھائی ولی حیدر صاحب
اپنی ملازمت پر یہاں رہے۔ بازید پور میں اعزہ کی ناچاقی سے آبائی گھر منہدم ہو گیا
اور جائداد کا انتظام خلفشار اور تباہی سے دوچار رہا - بعد ازاں تقسیم ہند پر
زمینداری کیسی جاگیرداری کا نظام ختم ہوا - سارے ذرائع آمدنی مسدود ہو گئے اور
رعایا و مزارعین کی پیر تشدد بغاوتیں اور سازشیں کھلم کھلا سامنے آنے لگیں -
ہندوستان کی سیاسی جماعت کانگریس کی بہت افزائی اور امداد کی شہ پر
تعلقہ نیالیوں کی آبائی عمارتوں کو نذر آتش کر دیا گیا - قیمتی فصلیں تباہ کر دی گئیں اور مالگذاری
ادائگی بند کر دی گئیں - کم و بیش یہی صورت حال جو پاکٹ کی جائدادوں کا بھی ہوا جہاں
آبائی مکان میں بہشتی کے ذریعے پانی کی ترسیل بھی ہندوؤں نے بند کر دی -
بازید پور کمی لیور روشن جائداد میں تعلقہ نیالیوں - تعلقہ بلسرا - کھاپت پور -
نصیر الدین پور - لکھن پور - مداری پور شیخن بھائی کی ملکیت تھی جس میں تعلقہ نیالوں سے بڑا
معارفہ ترانہ اس کے علاوہ تعلقہ نو گٹھہ کی وسیع زمینداری و جاگیر ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی
ناکام جدوجہد میں برٹش سرکار نے ضبط کرلی - یہ تمام جاگیریں مغلیہ بادشاہوں کی عطا کردہ تھیں [illegible]
ان سارے شورش اور منفی پر آشوب حالات میں برادران اور چھوٹے یا کی تعلیم کی خاطر
والدہ و خالہ صاحبان کی نانی صاحبہ کے ہمراہ لڑکوں کو لیکر اعظم گڈھ شہر منتقل ہونا پڑا -

۱۹۵۲ء آزادی ہند، جاگیرداری اور زمینداری کے خاتمے کے بعد رعایا و مزارعین کی بغاوت اور ترک موالات اور اعزہ کی مخالفت اور انتشار سے مجبور ہو کر برادرم نظام الدین صاحب مرحوم پسر قبلہ عمومی ولی حیدر صاحب مرحوم اور ناچیز جمال کی متفقہ رائے پر ترک وطن کا فیصلہ کیا گیا جس کا اندراج عمومی ولی حیدر صاحب کی اپنی تحریر ذیل میں درج ہے:-

ہجرت: ہم دونوں بھائی حسب ذیل افراد کو لے کر موروثی و سسرالی جائداد چھوڑ کر بقصد مستقل قیام بابا پور ضلع لاہور میں نور چشم جمال سلمہ کے کوارٹر میں عارضی طور پر مقیم رہے۔ بتاریخ ۱۶ جنوری ۱۹۵۰ء مطابق ربیع الاول ۱۳۲۱ھ بروز دوشنبہ محلہ پہاڑ پور شہر اعظم گڈھ سے بقصد قیام پاکستان روانہ ہو کر بتاریخ ۱۸ جنوری ۱۹۵۰ء یوم چہارشنبہ بوقت دوپہر جمال سلمہ کے کوارٹر میں پہنچے۔ یہ مہاجرین نور چشم جمال سلمہ پسر بشیر حیدر انصاری کی معیت میں وطن سے نور چشم موصوف کی جائے ملازمت بابا پور کارخانہ حیفت سواری میں آئے۔ نور چشم صلاح الدین سلمہ پسر ولی حیدر مع اہل وعیال پرمٹ نہ ملنے کی وجہ سے ساتھ نہ آ سکے۔ وطن میں ہم مہاجرین نے ہمشیرہ بطن النساء اور نور چشمی آمنہ خاتون دختر بشیر حیدر اور برادر نسبتی محمد اویس صاحب کو مع اہل وعیال چھوڑا۔

<u>فہرست مہاجرین:</u>

۱۔ محمد بشیر حیدر انصاری صاحب ولد وزیر حیدر مرحوم - بازید پور - ضلع غازی پور - یو پی
۲۔ محمد ولی حیدر انصاری صاحب ״ ״ ״
۳۔ مسماۃ آسیہ بی بی زوجہ بشیر حیدر - دختر حافظ محمد عبد الحلیم صدیقی صاحب جبراکوٹ اعظم گڈھ یوپی
۴۔ مسماۃ صفیہ بی بی زوجہ ولی حیدر - ״ ״ ״ ״
۵۔ مسماۃ صالحہ خاتون - ناکتخدا - دختر ولی حیدر انصاری
۶۔ مسماۃ صفیہ خاتون - دختر برادر صغیر حیدر انصاری - زوجہ نظام الدین ملازمت لفٹننٹ
۷۔ محمد یمین انصاری ولد محمد بشیر حیدر
۸۔ محمد عزیز انصاری ״
۹۔ محمد ذکریا انصاری ״
۱۰۔ مسماۃ خدیجہ بی بی زوجہ حافظ محمد عبد الحلیم صاحب مرحوم جبراکوٹ ضلع اعظم گڈھ یوپی

نوٹ: برادر صلاح الدین صاحب حصول پرمٹ کے بعد چار ماہ بعد مع اہل وعیال اصغر علی اور دختر کشور کو لے کر پاکستان آ گئے اور بابا پور میں عارضی طور قیام کیا۔ ساتھ ہی آبائی ملازمین ابراہیم خان اور اس کے خاندان کے آٹھ افراد کو بھی ساتھ لائے۔ واضح ہو کہ ان لوگوں کی پرمٹ برادرم نظام الدین کراچی سے انہیں دلوا سکے تھے۔ جو بعد میں ناچیز نے انہیں دوڑ دھوپ کے بعد حاصل کی۔ پنیسا ضلع غازی پور کے عابد علی شاہ چیف سکریٹری صوبہ پنجاب نے یہ عنایت فرمائی۔

سعادتِ حج:

۱۹۵۸ء میں والد صاحب کی حج پر روانگی لاہور سے ہوئی۔ برادرم انیس صاحب
اپنے بچوں کے ہمراہ تیری بچی زہرہ اور اہلیہ کو لے کر اسٹیشن پر رخصت کرنے کے لئے آئے تھے۔
کراچی میں برادرم نعیم نے بحری جہاز پر رخصت کیا۔ ڈاکٹر جابر ماموں جو آپ کی ان دنوں
ہندوستانی سفارت خانہ کی طرف سے جدہ میں متعین تھے ان کو پہلے ہی اطلاع دی گئی تھی۔
انہوں نے موصوف جدہ کی بندرگاہ پر والد صاحب کا استقبال کیا اور اپنے گھر لے گئے۔
تمام ارکانِ حج کی بطریق احسن ادائیگی کروائی اور کسب فراغت اپنے یہاں مقیم رکھا۔
واپسی میں کراچی ہوتے ہوئے لاہور تشریف لائے اور بہت ہی خوش تھے۔

وفات

۱۰ رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ مطابق یکم دسمبر ۱۹۶۱ء بوقت عصر بمقام
سیشو سلمہ نارتھ ناظم آباد حاجی محمد بشیر الدین الغفاری صاحب انتقال کیا۔ قبرستان
پاپوش نگر میں سپرد خاک ہوئے۔ رات ہوتے ہوئے گیارہ بجے دفن کئے گئے
(تحریر برادر ابا منیر الدین صاحب نور اللہ مرقدہ)

راقم لاہور سے ٹائم کم تھے ابھی اور کراچی پہنچ گیا اور تجہیز و تکفین میں شرکت کی۔
بھی آپا جان کے تمام برادران تو ہم دو کلاس موجود تھے اور سب لوگوں نے مل کر اپنے ہاتھوں قبر میں اتارا۔
الحمد للہ اور رمضان کے مبارک مہینے میں فیض یاب ہوئے اور اپنی اولاد کے ہاتھوں آخری
منزل پر پہنچے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔
آخری بار حسب معمول ۱۹۶۰ء میں لاہور تشریف لائے اور بہت دن یہاں میں کا
قیام فرمایا اور مارچ ۱۹۶۱ء میں کراچی واپس چلے گئے۔ ہم لوگوں سے لاہور میں یہ آپکی آخری ملاقات

۳۔الف

نانی صاحبہ خدیجہ بی بی با حافظ عبدالحلیم صدیقی چراگی قدس سرہٗ

پیدائش: تقریباً ۱۸۶۴ء

وفات: ۷ر شوال ۱۹۵۹ء مطابق ۱۵ اپریل

بمقام: بابا پورہ لاہور۔ کھاریاں جہلم

مدفون: قبرستان بابا پورہ لاہور۔

عمر: تقریباً ۹۵ سال۔

مرحومہ نانی کو ہم سب لڑکے اماں پکارتے تھے۔ ہم لوگوں سے بہت محبت تھی ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے قصے سنایا کرتی تھیں۔ نظام الدین بھائی جان اور مجھ ناچیز سے بہت عقیدت تھی۔ ہجرت کے بعد بھائی جان اور میرے پاس باری باری رہائش رکھتیں۔ ۱۹۵۷ء میں موری پور کراچی میں بھائی جان کے پاس مقیم تھیں کہ غسلخانے میں گر گئیں اور کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اسی حالت میں والدہ اور خالہ کے ساتھ ساتھ میرے پاس بابا پورہ چلی آئیں دو سال کی طویل علالت کے بعد ۷ر شوال بعد عید داعی اجل کو لبیک کہا۔ انیس بھائی بھی لاہور سے آ چکے تھے جنازے میں بہت لوگ تھے۔ ان کے جانے کے بعد ہم لوگ دعاؤں سے محروم ہو گئے۔

۳۔ محترمہ جناب والدہ صاحبہ آسماں بی جنت نشین۔

پیدائش: تاریخ دستیاب نہیں۔

جڑواں بہنیں تھیں۔ ایک کا نام آسمانی بی اور دوسری کا نام حفصہ بی بی تھا۔ بھائی کوئی نہیں تھا۔ والدہ محترمہ خدیجہ بی بی جنت نشین اور والد بزرگوار شیخ عبد الحلیم صدیقی صاحب تھے۔ حافظ قرآن اور عالم دین تھے۔ والد صاحب کا انتقال والدہ اور خالہ کے بچپن میں ہوا۔ ان دونوں صاحبزادیوں اور ان کی والدہ خدیجہ بی بی کی ذمہ داری حافظ عبد الحلیم صاحب کے چھوٹے بھائی مولوی محمد بشیر مرحوم صاحب تا وفات انجام دیتے رہے۔ تعلیم و تربیت اور موروثی جائداد کا انتظام و انصرام مرتے دم تک سنبھالے ہوئے تھے۔ ساتھ ہی والدہ اور خالہ مرحومہ کے سگے ماموں صاحبان محمد حنیف صاحب۔ حامد صاحب۔ راشد صاحب مرحوم بھی خبر گیری کرتے رہے۔

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے مولوی نانا بشیر صاحب مرحوم اور نانی صاحبہ نے مولوی عنایت رسول صاحب کے ذریعے محترمہ والدہ صاحبہ آسمانی بی اور خالہ حفصہ بی بی کا عقد ایک ساتھ ہی ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ مطابق ۷ جنوری ۱۹۱۰ء والد صاحب محمد بشیر حیدر صاحب و عموی ذکی حیدر صاحب کر دیا۔

محترمہ والدہ آسمانی بی اور خالہ حفصہ بی بی دونوں کے مزاج اور طبیعت میں کوئی فرق نہیں تھا۔ آپس کی محبت اور لگاؤ مشہور تھا۔ بازید پور میں چچا زاد اور ان کی اولادوں کی چپقلش اور نا چاقی کی وجہ سے اپنی والدہ محترمہ خدیجہ بی بی کے ساتھ چریاکوٹ میں قیام پذیر رہیں۔ دونوں بہنوں کی اولاد کی پیدائش بھی یہیں ہوتی رہیں اور ان کی پرورش و ابتدائی تربیت محترمہ نانی صاحبہ کی نگرانی میں ہوتی رہی۔ بچے سب اپنی والدہ محترمہ آسمانی بی کی خالہ اور محترمہ حفصہ بی بی کو چھوٹی خالہ کہا کرتے تھے۔ جبکہ نانی صاحبہ کو اماں پکارتے۔

فراوانی کے دوران ۱۹۳۰/۳۱ تک زندگی بڑے آرام و آسائش میں گذرتی رہی۔ بازید پور کی جائداد سے بیل گاڑیوں پر لدے غلے۔ اناج۔ گڑ۔ گھی۔ تیل وغیرہ آتے رہے۔ موسم میں آم کے ٹوکرے بھی آتے رہے۔ جبکہ چریاکوٹ کی جائداد سے بڑی گنج بازار کی تہ بازاری میں ہر ہفتے [illegible] کی شکل میں مختلف اشیا پھل سبزی مچھلی مٹھائیاں وغیرہ ملتی رہیں۔ جبکہ بازید پور سے لڑکوں کے کپڑے اور پوشش کے ملبوسات کے لیے کپڑوں کے تھان ملتے رہے۔ انھیں آسائشوں نے حسد و رنجشوں میں اضافہ کیا اور فتنہ گری ۱۹۳۲/۳۳ سے مشکلات اور ابتلا کا دور شروع ہوا جو تا حیات چچا اور برادرم نظام الدین صاحب کی ملازمت تک جاری رہا۔ بعدہ پاکستان کو ہجرت کی شکل میں ختم ہوا۔

(تفصیل والد صاحب کی تاریخ حیات میں درج ہے)

ہجرت:

تفصیل والد صاحب مرحوم کی سوانح میں درج ہے۔

قبلہ نانی صاحبہ۔ والدہ۔ خالہ صاحبہ اپنی اولاد کے بہتر مستقبل کی خاطر وطن چھوڑنے پر تیار ہوئیں۔ جسکی متعلق والدہ صاحبہ کی اپنی تحریر ذیل میں درج ہے:

"۱۳ جنوری ۱۹۵۱ء کو جمیل سلمہٗ لاہور سے آئے۔ اسی روز سے بیماری کی وجہ سے نماز کا ناغہ ہوا۔ جو ۱۶ جنوری تک تھا۔ ۱۶ جنوری سے ادا کرنی لگی۔ ۱۷ کو ہم لوگ اعظم گڑھ سے روانہ ہوئے۔ ۱۸ جنوری کو بابا پور پہنچے۔ سسجگ بیٹی۔ نند۔ لڑکے اولاد۔ اپنا وطن۔ اپنی کرسی۔ سب چھوٹ گیا۔ افسوس خدا سب ملادے۔"

وفات:

۱۱ شعبان ۱۳۹۶ھ مطابق ۱۹ اگست ۱۹۷۶ء بوقت ایک بجے سہ پہر ناظم آباد شہر کراچی برمکان بہن سلمہٗ A/1-C خالہ محترمہ آسیہ بی بی نے انتقال کیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرض الموت مرگ مفاجات۔ بوقت تجہیز و تکفین سب لڑکے موجود تھے بجز جمیل سلمہٗ اللہ منظور سلمہٗ کے۔ جمیل لاہور سے اور منظور ٹنڈو اللہ یار سے نہیں پہنچ سکے۔ قبرستان سخی حسن ناظم آباد بلاک میں بروقت ۹½ بجے شب سپرد خاک کیا گیا۔

المرقومہ نظام الدین

میں ناچیز وقت پر نہیں پہنچ سکا وجہ طوفان اور موسلادھار بارش تھی جسکی وجہ سے لاہور سے تمام پروازیں منسوخ کر دی گئی تھیں۔ دوسرے روز صبح دس بجے پہنچا۔ قبر پر حاضری دی۔ دل و دماغ پریشان اور بے قابو تھا۔ انیس بھائی سب بھائیوں کے ہمراہ موجود تھے۔

۱م - محمد ولی حیدر انصاری نور اللہ مرقدہٗ

پیدائش

۹ رجمادی الثانی ۱۳۱۰ھ مطابق ۳۱ مارچ ۱۸۹۴ء بمقام یوسف پور
برمکان تیلی دادا وزیر حیدر صاحب نور مرقدہٗ کی یہی ایک اولاد اس حویلی میں پیدا ہوئی۔
بقیہ سب لوگ بازید پور میں پیدا ہوئے۔ تعلیم و تربیت ان کی اور بڑے بھائی والد بشیر حیدر
صاحب مرحوم کی ایک ساتھ ہی ہوتی رہی۔ کیونکہ والدین بچپن ہی میں رحلت فرما گئے تھے۔
جسکی پوری تفصیل والد صاحب مرحوم مغفور کی سوانح میں درج ہے۔
چنانچہ رحمت غازی پور میں ابتدائی تعلیم کے تعلیم بحکم قبلہ بڑے ابا حفیظ حیدر صاحب
مرحوم غازی پور ہی میں انگریزی اسکول میں پڑھتے رہے مگر Entrance پٹنہ یونیورسٹی
سے کیا۔ پٹنہ میں یوسف پور کی طرف سے رشتہ داری تھی۔
والد صاحب کی سوانح کے مطابق ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ مطابق ۷ جنوری ۱۹۱۰ء کو
قبلہ حافظ محمد عبد الحلیم صدیقی صاحب قدس سرہٗ کی دختر خالہ حفصہ بی بی کے ساتھ
عقد ہوا۔ دونوں دلہنوں کی رخصتی بھی ایک ساتھ ہوئی اور دولہے ایک ساتھ بازید پور کے
آبائی گھر میں آ اتر گئے۔ سرپرستی بڑے ابا اور والدہ کے ماموں عبد الرشید صاحبان کی رہتی
(پوری تفصیل قبلہ والد صاحب کی سوانح میں ملاحظہ ہو)۔
شادی کے بعد ماموں نصیر احمد صاحب المتوطن حیدر آباد دکن ہندوستان کی
نگرانی میں حیدر آباد میں وکالت پڑھنی شروع کی اور نامکمل چھوڑ کر از خود
دہلی چلے گئے جہاں حکیم نابینا اور ان کے بھائی عبد الرزاق صاحبان مرحوم کے یہاں قیام پذیر رہے
ان لوگوں نے ملازم مجھ کے ذریعے NWR میں TT کی ملازمت دلوادی مگر یہاں بھی
جم نہ سکے واپس حیدر آباد میں مختلف جگہوں پر کام کرتے رہے۔ بعد میں یہ شہر بھی
چھوڑا اور مسلم یونیورسٹی پریس علی گڑھ میں ملازمت مل گئی۔ یہاں کی ملازمت میں
خالہ صاحبہ کو لے گئے اور ساتھ ہی اس ناچیز جمال اور چھوٹے بھائی برادرم منظور اور تسلیم کو بھی
تعلیم دلوانے کیلئے لے گئے اور ملازمتوں میں اتنا کو بھی لے گئے۔ علی گڑھ ہی میں صالحہ عرف
ننھی سلمہا کی ولادت ہوئی۔ علی گڑھ میں چار پانچ مکان بدلتے رہے اور آخر میں
یونیورسٹی کی ایک اکرز آ دشمشاد مارکیٹ منزل میں دیر تک قیام کیا جہاں برادرم نظام الدین
صاحب بھی FA کی تعلیم کرا کر آ گئے تھے۔ عرصے تک اس جگہ ملازمت کرتے رہے
آخر میں ۱۹۴۳ء میں یہاں سے فارغ ہو کر جیہ کوٹ واپس آ گئے۔ اسی سال
کیمپ گنج شوگر ملز گورکھپور میں پھر ملازمت مل گئی جہاں خالہ صاحبہ اور منظور بھائی کو بھی
ساتھ لے گئے اور اپنا بھی ساتھ تھی۔ یہاں برادر موصوف کو بھی ملازم کروادیا۔ نثار اللہ صاحب
محمد آبادی کی یہ شوگر ملز تھی جہاں قبلہ ماموں ولی حیدر صاحب نے ۱۹۴۸ء تک کام کیا
اور یہاں سے بھی فارغ ہو کر جیہ کوٹ میں ریٹائرڈ زندگی گزاری اور مستقل قیام
پذیر رہے۔

مزاج میں عجز و انکساری بدرجہ اتم موجود تھی۔ اس حد تک کہ ایک رشتہ آپا جان کی سسرال سے ملاقات کو آیا۔ انہوں نے خود ہاتھ دھلوائے اور کھانا ناشتہ بیٹھ کر کھلایا۔ کبھی کسی سے کام نہیں لیا۔ شگفتہ مزاج اور دوستوں کے عادی تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔

ہجرت : ۱۲ جنوری ۱۹۵۰ء کو سب کے ہمراہ پاکستان ہجرت کی۔ تفصیل والد صاحب کی سوانح میں موجود ہے۔ ملاحظہ ہو۔

ہجرت کے بعد ناگپور میں برادرم نظام الدین صاحب آئے اور عمری صاحب خالہ صاحبہ نانی صاحبہ اور اپنی اہلیہ صفیہ کو لے کر اپنی ملازمت پر ماری پور PAF کراچی منتقل ہو گئے۔ کچھ عرصے بعد مانکھنڈ ضلع دادو میں ایک اعلیٰ درجے کا مکان گورنمنٹ کی آباد کاری میں الاٹ ہوا۔ والد صاحب، عمری صاحب، برادرم صلاح الدین صاحب ان کی اہلیہ اختری بی بی۔ دفتر کشور ہندوستان سے لے کر آئے تھے ملازم ابراہیم خان اور ہم سب کا سارا کنبہ قیام پذیر رہے۔ گرمی کی شدت برداشت نہ ہو سکی لہٰذا سہون پر آ بیٹھ گئے۔ سب کے لئے ابراہیم ملازم اپنے کنبے کے وہاں کھانا پکاتا۔ بعد میں عمری صاحب بھی سب کو لے کر ماری پور برادرم نظام الدین صاحب کے یہاں واپس آ گئے۔ اور والد صاحب لاہور آ گئے۔ یہ ان کا ذاتی فیصلہ تھا جو پسند نہیں کیا گیا۔ ان کے برے اثرات مرتب ہوئے۔

وفات : ۱۸ صفر ۱۳۸۶ھ مطابق ۷ مئی ۱۹۶۶ء یوم دوشنبہ پانچ بجکر چالیس منٹ پر مجھ کو دن جیسے مرحوم جناح ہسپتال کراچی میں بعمر ۷۳ سال بعارضہ فساد خون و کینسر داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ PAF ماری پور کے قبرستان میں ساڑھے پانچ بجے سہ پہر کو بعد نماز جنازہ مجمع کثیر سپرد خاک کر دیے گئے۔

"بقلم حسیف عبد الغفاری القادری"

قبلہ موصوف کی حالت خراب ہو چکی الحمد للہ میں کراچی پہنچ چکا تھا انتقال کے وقت میں ان کے پاس تنہا موجود تھا۔ بھائی جان اور حمید چچا تھوڑی دیر کے لئے گھر سے باہر چلے گئے تھے۔ سانس اکھڑ چکی تھی میں نے کلمہ پڑھایا اور پکار کر بھائی جان اور حمید چچا کو واپس بلایا اور بشیر بھی ان کے ساتھ آ گئے۔ بہت PAF کی ایمبولینس منگوائی و اتنے میں ماری پور لے جائی گئی۔ وہیں غسل کے بعد PAF کی رن وے کے ساتھ ہی قبر بنی جہاں کوئی گزر نہیں سکتا۔ بھائی جان اور بھائی احمد فرید صاحبان کے انتظام میں یہ جگہ کیوں لی گئی آج تک سمجھ سے باہر ہے۔

۵ محترمہ جناب خالہ صاحبہ جنت نشین ؒ

پیدائش : تاریخ دستیاب نہیں۔

جناب خالہ اور والدہ آمنہ بی بی صاحبہ مرحومین جڑواں بہنیں تھیں اور کمسن ہی میں والد صاحب جناب حافظ عبدالحلیم صدیقی صاحب مرحوم شفقت پدرانہ سے محروم ہو گئیں۔ تفصیلات کیلئے جناب والدہ آمنہ بی بی صاحبہ کی سوانح ملاحظہ ہو۔

۱۷ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ مطابق ۷ جنوری ۱۹۱۰ء کو آپکا عقد جناب مولوی ولی حیدر صاحب سے ہوا۔ جیسا کہ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے کہ ان دونوں بہنوں کا قد، مزاج اور طبیعت سب ایک جیسی تھی۔ کوئی فرق نہیں تھا۔ بیماری آزاری سب ایک تھی۔ جراکوٹ میں ایک ساتھ ہی نانی صاحبہ کے ساتھ قیام پذیر رہیں۔ آپکی محبت اور لگاؤ خاندان بھر میں مشہور تھا۔ دونوں ہی ایکدوسرے کیلئے لازم و ملزوم رہے۔ پوری تفصیل والدہ صاحبہ کی سوانح میں ملاحظہ ہو۔

ہجرت : والدہ صاحبہ اور والد صاحب کی سوانح میں تفصیل موجود ہے۔

وفات : آج بتاریخ ۲۷ نومبر مطابق یکم ذیقعد ۱۳۹۳ھ بروز سہ شنبہ بمقام ناظم آباد شہر کراچی پاکستان (۲/۵۰/۲) والدہ محترمہ سے پہلے انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؒ
مرض الموت [illegible]۔ تجہیز و تکفین میں سب لڑکے موجود تھے۔ بجز جمیل احمد کے جو لاہور میں ہیں۔ منظور سلمہ بھی ٹنڈو الہ یار سے پہنچ چکے تھے۔ پاپوش نگر کی قبرستان میں جگہ نہ ہونیکی وجہ سے تدفین قبرستان سخی حسن نارتھ ناظم آباد بلاک ک میں ہوئی
"المرقوم نظام الدین"

تحریر برادرم نظام الدین انصاری

اطلاع بروقت نہ ملنے کی وجہ سے میں لاہور سے تجہیز و تکفین میں شریک ہو سکا جسکا قلق رہیگا۔ قبر والدہ صاحبہ کے پائنتی ملی۔ موت کے بعد ساتھ نہیں چھوڑا۔

۶۔ محترمہ جناب پھوپھی نجم النساء صاحبہ۔ بنت الحسین
عرف بھمن۔

پیدائش : ۱۵ رشوال ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۰ مارچ ۱۹۱۲ء بوقت پچھلے شب بمقام بازید پور۔

جیسا کہ پہلے بھی تحریر کیا جا چکا ہے کہ والدین کا سایہ بچپن میں اٹھ چکا تھا۔ پرورش کی ساری ذمہ داری بڑے بھائی قبلہ حفیظ حیدر صاحب مرحوم اور سگے ماموں عبدالرشید اور ممانی اہلیہ عبدالرشید پر پڑی۔ اور بڑے رہا۔ والد صاحب پھوپھی حیدر کی سرپرستی میں آپکی شادی جناب پھوپھا محمد ادریس انصاری صاحب پسر قبلہ شیخ عبداللطیف مرحوم بی بی پور سے بہت ہی تزک و احتشام سے ہوئی۔ آپکی بطن سے برادرم الیاس انصاری ۱۳۴۳ھ کو پیدا ہوئے۔ بمقام بازید پور

اپنے بھائیوں سے بہت محبت تھی۔ خصوصاً والدہ صاحبہ کی خالہ صاحبہ سے بہت لگاؤ تھا۔ بی بی پور اور چریاکوٹ مستقل آنا جانا رہتا۔ بڑے برادرم نظام الدین کو اپنے ساتھ ہی رکھتیں۔ جناب پھوپھا صاحب پٹنہ کے ملازم تھے۔ جہاں جہاں تبادلہ ہوتا پھوپھی ان کے ساتھ ہی رہتیں اور برادرم الیاس بھی ساتھ ہوتے۔ انگریزی اسکول کی تعلیم دونوں کی ساتھ دلوائی۔ پھوپھا صاحب جب گورکھپور تبدیل ہوئے تو پھوپھی اماں مجھ کو ساتھ لے گئیں اور انگریزی اسکول میں داخل کروا دیا۔ پھوپھا صاحب مظفر آباد سے ریٹائر ہوئے اور ان کے ساتھ ہی پھوپھی اماں بی بی پور واپس آگئیں۔ خانہ داری بہتر طریقے سے انجام دیتی تھیں۔ ہر عزیز کی ضرورت کا خیال رکھتیں۔ پھوپھا ادریس صاحب قبلہ کی عقد ثانی سے دوسری اولاد برادرم الحمد سے آپا جان کی شادی کرائی۔

ہجرت : تاریخ برادرم الیاس صاحب سے لینی ہوگی

پھوپھا صاحب نے ۱۹..ء بی بی پور میں انتقال کیا۔ اس کے بعد پھوپھی صاحبہ ہندوستان کی آبائی مکان و موروثی جائیداد برادرم الحمد صاحب اور آپا جان کو چھوڑ کر پاکستان آگئیں اور اپنے صاحبزادے برادرم الیاس صاحب کے ساتھ بہاولپور میں قیام پذیر ہوئیں۔ ۱۹۷۵ میں الیاس بھائی لاہور سے کراچی منتقل ہو گئے جہاں پھوپھی صاحبہ بھی قیام پذیر رہیں۔

وفات : آج بتاریخ ۲۷ اگست ۱۹۷۶ء مطابق ۲۸ شعبان ۱۳۹۶ھ بروز شنبہ بوقت ایک بجے بمقام ناظم آباد شہر کراچی بر مکان (قیام گاہ) فرزند خوب الیاس صاحب مسلمہ پھوپھی محترمہ نجم النساء بی بی بحالت خوابی داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرض الموت [illegible]۔ تدفین قبرستان سخی حسن ناظم آباد بوقت ۹ بجے شب ہوئی۔ قبلہ خالہ صاحبہ کے بالکل قریب ہی ملی۔ مرحومہ شیخ وزیر حیدر صاحب کی آخری اولاد تھیں۔ اسطرح دادا مرحوم کی پہلی پشت کا آخری باب ختم ہوا۔

براقم نظام الدین

وارثان

صغیر الدین حیدر عرف محمد صغیر حیدر انصاری نور اللہ مرقدہٗ

آٹھویں پشت
از
قاضی محمد یوسف

1. فوزیہ
افروز کرون
پیدائش
وفات
مدفون

2. محبوب احمد
پیدائش
عفیفہ نازلی
سالم دفتر
سسرال ....

3. صفیہ
حسن اختر
پیدائش
محمد نظام الدین

4. اقبال احمد
پیدائش
وفات
مدفون

5. کمال احمد
پیدائش
لاپتہ

6. جمال احمد
پیدائش
وفات

7. عظیم
احمد مصطفیٰ
پیدائش
محمد یحییٰ ابن شبیر حیدر

سسرال محبوب بھائی بڑے ابا اور بڑی اماں کے کوائف پورے نہیں تفصیل نامکمل ہے

٨ - مشیر الدین حیدر بن محمد بشیر حیدر الطیاری نور اللہ مرقدہٗ

اولاد

١ معین الدین محمد
پیدائش ٢٣ دسمبر ١٩١٢ء
بمقام جرناکوٹ
فوت

٢

٣ مختار الدین
پیدائش ستمبر ١٩١٩ء
مطابق ١١ صفر ١٣٣٦ھ
فوت

٤ آمنہ خاتون بنت
پیدائش ١٩ نومبر ١٩١٧ء
مطابق ٢٩ ذی الحجہ ١٣٣٥ھ
بمقام جرناکوٹ
(وفات ٢ اگست ١٩٩٧ء)
[illegible]

ایوب
مسعود
محمود

٤ محمد یعقوب الف
ازواجی محمد یوسف

٥ محمد نعیم بن طیب
پیدائش ٢ اگست ١٩٣٢ء
مطابق ١٣٥١ھ
بمقام جرناکوٹ
[illegible]

٦

محمد یعقوب بن محمد طفیل
پیدائش ١٣ ذی القعدہ ١٣٤٣ھ
مطابق ٢٣ اگست ١٩٢٥ء
یوم دوشنبہ جرناکوٹ
(وفات ١٧ اپریل ٢٠٠٢ء)
شادی ٢٠ دسمبر ١٩٥٠ء
[illegible]

عزیزہ
مسعود
محمد

عزیز

٧ محمد ابراہیم
پیدائش
مطابق
[illegible]
شادی
نظام
صفیہ
(وفات ٢٥ دسمبر ٢٠١٥ء جمعہ)

احمد اعجاز بن محمد یوسف
پیدائش ١٢ ذی الحجہ ١٣٤٤ھ
مطابق ٢٥ جون ١٩٢٦ء
یوم جمعہ جرناکوٹ
(وفات ١٩ جون ١٩٩٨ء یوم جمعہ)
شادی
[illegible]

محمد زکریا بن محمد عظیم
پیدائش ١٨ شعبان ١٣٥١ھ
مطابق ٧ دسمبر ١٩٣٢ء
بمقام جرناکوٹ
شادی
[illegible]

روحان
جان
نظام
منا

رابعہ
ذاکرہ
ستارہ
نعیم
راشد
اکرم

وارثان

۹۔ محمد ولی حیدر انصاریؒ نور اللہ مرقدہ

آٹھویں پشت از قاضی شہود بیت

محمد نظام الدین

پیدائش ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ
مطابق ... ۱۹
بمقام چریاکوٹ
وفات ۲۵ جمادی الثانی
مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۸۲ء
مدفن سخی حسن کراچی
شادی: ... ۲۵ اگست ۱۹۴۹ء
با
عقیلہ بنت حسن
دختر حسن حیدر انصاری

شفقت — رفعت — رشادہ

محمد سراج الدین

پیدائش ۶ ربیع الاول ۱۳۴۱ھ
مطابق ... ۱۹ء
بمقام چریاکوٹ
وفات
مطابق ۱۹
مدفون قبرستان سخی حسن
شادی
با
انوری بی بی دختر
عبدالحفیظ سلیم انصاری

کشور

منظور الحق عرف سراج الدین

پیدائش ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۴۵ھ
مطابق چہارشنبہ ۱۹
بمقام چریاکوٹ
وفات ۲۰ اپریل ۱۹۹۵ء
مطابق ۲۹ ذی القعدہ ۱۴۱۵ھ
مدفون: محمد شاہ قبرستان کراچی
شادی
با
مشرف بی بی دختر ... الحق

مظہر — فرزانہ — نوشابہ — مطلوب — محفوظ — طیبہ

صالحہ خاتون

پیدائش ھ
مطابق ۱۹ء
بمقام علی گڑھ
شادی با
محمد عبدالحمید
حیدر ... انصاری

ندیم

التماس۔
عمومی ولی حیدر انصاری صاحب نور اللہ مرقدہ کے وارثین کی تفصیل کے ساتھ ہی وارثین وزیر حیدر صاحب نور اللہ مرقدہ کا شجرہ مکمل ہو جاتا ہے۔ تمام برادران سے گزارش ہے کہ وہ ... کی فہرست بنا کر آئندہ شجرہ کو تازہ اور مکمل رکھیں۔ بقول راقم الحروف قبیلہ و برادران بہن و عزیز کے پاس محفوظ رکھا اور اپنے عملی دلچسپی سے عزت، ... کے وارث ہونے کا مستحق ثابت کریں۔

احقر ...

وارثان

۱۰

محمد حسین دلدار اسد علی رح

وفات ۱۸۸۲ء

عبداللطیف

وفات ۱۸۶۱ء

شیخ محمد ادریس رح

پیدائش

مطابق

وفات

مدفون بی بی پور

با

عقد اولی بدرالنسا بی بی

محمد عزیز
پیدائش: ۱۹۰۱ء
وفات:
با مدفون سخی حسن کراچی

ابو محمد
پیدائش: ۱۹۰۳ء
وفات: ۵ فروری ۱۹۹۲ء
مدفون بی بی پور
با

عقد اولی رضیہ
الور

عقد ثانی آمنہ عرف اُتن دختر رشید حیدر
ایوب
مسعود
محمود

عقد ثانی
نجم النسا دختر وزیر حیدر بازید پور
پیدائش ۵ شوال ۱۳۱۴ھ مطابق ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء
وفات ۲۸ شعبان ۱۳۹۶ھ مطابق ۲۷ اگست ۱۹۷۶ء
مدفون قبرستان سخی حسن کراچی

محمد حسین الله انصاری
پیدائش: ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۹۱۴ء

احمد فوت
منیر
بشریٰ منیع
الوری
سکینہ فوت
صالحہ
ریحانہ فوت

متوطن ناظم آباد کراچی

حشمت
ثریا
فرحت
طلعت
مدیحت
عطیہ
عصمت
شوکت